ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور پاکستان

بیادگار

مولانا مفتی محمود

امیر شریعت کی ایک یادگار تقریر

رمضان المبارک کے دوران اسلامی نظام کی جدوجہد کے لئے تجدید عہد کریں

حضرت درخواستی کی تلقین

۱۴ رمضان تا ۲۰ رمضان ۱۴۰۱ھ

۱۷ جولائی تا ۲۳ جولائی ۱۹۸۱ھ

قیمت ڈیڑھ روپے

شمارہ ۲۹

دیارِ پاکِ مصطفےٰ

تڑپنے دو فراق میں تڑپ میں بھی قرار ہے
مجھے نبی سے عشق ہے مجھے نبی سے پیار ہے

اُسے ہو کیوں زمانے کی مسرّتوں کی آرزو
جو دِلِ غمِ نبی کی لذّتوں سے ہمکنار ہے

سمجھ میں آئے راز کیا محب کا اور حبیب کا
کہ ایک وجہہ خلق ہے اور ایک کردگار ہے

چلو، تمام عمر اپنی اب وہیں گزار دیں
دیارِ پاکِ مصطفےٰ سکون کا دیار ہے

درِ حبیب سے مجھے مِلا ہے وہ شعورِ عشق
کہ جس کا حلقہ گر ہر اک فقیر و تاجدار ہے

فدا ہو مصطفےٰ پہ کیوں نہ اشرفِ حق آشنا
تمام عالمِ شعور ان پہ جب نثار ہے

محمد غلام رسول اشرفی

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور پاکستان
مفلس

جلد ۲۴ شمارہ ۲۹
جمعۃ المبارک ۱۴ رمضان تا ۲۰ رمضان ۱۴۰۱

سرپرست
حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ

نگران اعلیٰ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر
ابو عمار زاہد الراشدی

مدیر معاون
زاہد بلند شہری

چیف رپورٹر
راؤ منور احمد خاں

بدل اشتراک
سالانہ :: ۶۵ روپے
ششماہی : ۳۳ روپے
سہ ماہی : ۱۷ روپے

رابطہ کے لیے
ہفت روزہ "ترجمان اسلام" رنگ محل لاہور
یکے از مطبوعات نظام العلماء پاکستان

سمو پرنٹرز، پبلشر مولانا عبید اللہ انور، شیرانوالہ گیٹ لاہور

پاک امریکہ تعلقات کی تجدید

اس پہلو پر بھی غور فرما لیجیے۔

گذشتہ اشاعت میں ہم پاک امریکہ تعلقات کی تجدید کے ضمن میں عالمی سیاسی صورت حال اور نئی سیاسی صف بندی کی طرف بڑھتی ہوئی عالمی سیاسی قوتوں کی پیش رفت پر مختصراً عرض کر چکے ہیں اور اب ہم خلیج اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے حوالے سے علاقائی کشمکش کے بارے میں کچھ معروضات پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک پاک امریکہ تعلقات کی تجدید کا تعلق بنیادی طور پر اسی کشمکش سے ہے۔ اس کشمکش میں ایک فریق تو امریکہ اور اس کے اتحادی ہیں جنہوں نے تیل کے اس علاقہ میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے نہ صرف اسرائیل کو جنم دیا اور اسے علاقہ میں ایک پالتو غنڈے کے طور پر باقی ممالک پر مسلط کر دیا، بلکہ مشرق وسطیٰ کے بعض مسلم ممالک کو بھی عالمی سیاست میں اپنا ہمنوا بنائے رکھنے کے لئے ترغیب و ترہیب کے مختلف ہتھکنڈے اختیار کیے۔

دوسری طرف روس ہے جس نے پہلے مشرق وسطیٰ میں سیاسی اور فوجی امداد کے حوالے سے اپنا اثر و رسوخ قائم کر کے متعدد ممالک کو ہمنواؤں کی صف میں کھڑا کیا اور اب افغانستان جیسے نازک اور خطرناک چوک میں خود آ بیٹھا ہے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس چوک پر قبضہ مستحکم کرنے کے بعد اس کا رُخ کدھر کو ہوگا؟

اور تیسری طرف اس علاقے کے ممالک ہیں جو "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" کے مصداق نہ تو بڑی طاقتوں کے مفادات کی اس جنگ میں فریق بننے سے گریز اور انکار کا حوصلہ پاتے ہیں اور نہ ہی فریق بننے کے تقاضوں اور نتائج کے متحمل ہیں۔

فلسطین کے مسئلہ پر امریکی رویہ اور افغانستان کے سلسلہ میں روسی ہٹ دھرمی سے عیاں ہے کہ دونوں بڑی طاقتوں کو اس علاقہ کے ممالک کے مفادات سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ دونوں کی تمام تر تگ و تاز اپنے اپنے مفادات کے لئے اس علاقہ کے ممالک کو استعمال کرنے کے لئے ہے۔

اب ذرا اس نقشہ پر قدرے تفصیلی نظر ڈال لیجیے۔

لیبیا، عراق، شام اور جنوبی یمن فلسطین میں امریکی پالیسی کے ردعمل میں

کھلم کھلا اس کے مخالف کیمپ میں ہیں جو ظاہر ہے کہ روسی کیمپ ہی ہو سکتا ہے۔

مصر، امریکہ کے ساتھ دوستی کے حوالے سے مسئلہ فلسطین کو حل کرانے کی موہوم اور بظاہر بے نتیجہ مساعی میں مصروف ہے اور اس "رسک" نے اسے عالم اسلام، عرب دنیا اور غیر جانبدار بلاک میں یکہ و تنہا کر دیا ہے اور ایران جو اس خطہ میں امریکہ کا سب سے مضبوط اور طاقتور حلیف شمار ہوتا تھا انقلاب در انقلاب کے نتیجہ میں کھلم کھلا امریکہ کا مخالف ہو چکا ہے۔

سعودی عرب، اردن اور متحدہ عرب امارات بظاہر امریکہ کے مخالف کیمپ میں نہ ہونے کے باوجود امریکہ کی پالیسیوں سے اس حد تک نالاں دکھائی دیتے ہیں کہ روس کے ساتھ سعودی عرب کے سفارتی روابط، شاہ حسین کا دورۂ ماسکو اور شیخ زید سلطان النہیان کا کویت کے المجتمع کو دیا ہوا حالیہ انٹرویو ان ممالک کی سیاسی پالیسیوں میں نئے رجحانات کی نشاندھی کر رہے ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیج کے علاقہ میں مجموعی طور پر نفسیاتی اور سیاسی فضا امریکہ کے حق میں نہیں ہے۔

اس پس منظر میں اب دیکھئے افغانستان میں روس کی مسلح مداخلت کو اور اس کے ردّ عمل میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی تجدید کو کہ اس خطہ کے سیاسی نقشہ میں یہ عمل اور ردّ عمل اپنے لئے کون سے رنگوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ برصغیر کی سیاسی صورتحال پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے اور معاملات کی نزاکت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ پاکستان اور بھارت بھی ان امور پر صلاح مشورہ کے لئے ایک میز پہ بیٹھنے پر مجبور ہو گئے۔

بھارت کا یہ احساس کہ علاقائی سیاست کے محاذ پر پاکستان کی کمزوری اور بے وقعتی خود اس کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے اور پاکستان کا یہ احساس کہ اس کی مضبوطی و استحکام بھارت سے دوستی اور اعتماد کے رشتہ کا متقاضی ہے، برصغیر کی سیاست میں ایک نیا اور فیصلہ کن موڑ ہے اور اگرچہ ماضی کی تلخیوں کی خلیج کو پاٹنے میں وقت لگے گا لیکن ایک دوسرے کے وجود اور ضرورت کا احساس بھی کیا کم ہے کہ اس خطہ کے مفادات میں اشتراک و اتحاد کے بارے میں اہلِ نظر کی بصیرت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

اسی طرح بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے روابط اور علاقائی و عالمی امور میں باہمی اشتراک عمل کے روز افزوں رجحانات کا تعلق بھی انہی عوامل سے ہے اور یوں لگتا ہے جیسے عالمی اور علاقائی مسائل میں وحدت کردار کی کشش برصغیر کے ممالک میں ایک بار پھر عہد و عمل کا لبادہ اوڑھنے والی ہے۔

یہ ہے جغرافیائی لحاظ سے انتہائی اہم برصغیر اور تیل کی دولت سے مالا مال مشرق وسطیٰ کی سیاسی صورت حال کا مختصر خاکہ جسے پاک امریکہ تعلقات کی تجدید پر گفتگو کرتے ہوئے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

ان معروضات کے بعد اب ہم آتے ہیں اس "تجدید تعلقات" کی نوعیت کی طرف جس کے بارے میں بڑے بھولپن سے یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ تو صرف تعلقات کی تجدید ہے اور کچھ معاہدات ایسے ہیں جیسے دوسرے ممالک کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں امریکہ کے ساتھ بھی سہی! مگر معاف فرمائیں ہمارے نزدیک اس بھولپن میں سادگی کم اور فریب خوردگی زیادہ ہے کیونکہ بات صرف تجدید تعلقات کی نہیں بلکہ علاقائی کشیدگی اور عالمی کشمکش میں پاکستان کے کردار کے تعین کی ہے اور ہم تعینِ کردار کی اس مہم میں امریکہ کی طرف دوستی کا ہاتھ اس وقت بڑھا رہے ہیں جبکہ:

- ایران امریکہ کا حمایتی نہیں رہا۔
- مصر، امریکہ کی حمایت و وفاداری کی سزا بھگتتے ہوئے یکہ و تنہا ہو چکا ہے
- سعودی عرب، کویت، اردن اور متحدہ عرب امارات کی امریکہ دوستی کو "ریورس گیئر" لگ چکا ہے۔
- بھارت اور امریکہ کے تعلقات مثبت نہیں ہیں اور
- اس پورے خطہ میں شاید چین کے سوا کوئی ایسا ملک نہیں جس کے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں اعتماد و یکم ازکم

ترتیب تحریر: مولانا سید منظور احمد شاہ بخاری

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک یادگار تقریر

خطبہ مسنونہ کے بعد

عزیز بھائیو اور معزز خواتین!

پرسوں آپ حضرات کے سامنے میں نے چند الفاظ اشارۃً عرض کیے تھے کہ جس مسئلہ کو ہم لوگ بیان کر رہے ہیں ملتان کی اس کانفرنس کے اجلاسوں میں اور اس کے علاوہ ملتان کے مختلف مقامات پر جلسہ کے ذریعہ اعتقادات کے متعلق بہت کم کہا جاتا ہے بلکہ اعمال کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔

آج آپ دعا فرمادیں انشاء اللہ العزیز عقیدے کے متعلق کچھ بیان ہو گا۔ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ ایسے اکابر کی موجودگی میں کیا عرض کروں؟ اگر برسوں تک ان حضرات کی جوتیاں سیدھی کرتا رہوں تو بھی اس قابل نہیں ہو سکتا، مگر جب یہ حضرات خود ارشاد فرمادیں اور مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم کو حکم فرمائیں تو سرشار ہوتا ہوں۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایسے اکابر علماء کرام نے مجھے نوازا ہے اور معروضات سن کر مجھے سند بخشی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرات! اس سے قبل ملتان میں اجمالی طور پر مجھے موقع ملا تھا، دل کھول کر نہ تب بیان کر سکا اور نہ آج کر سکتا ہوں۔ آپ بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اس شب میں اور اس ناتوانی کی حالت میں آپ کے سامنے ہوں۔ دعا فرماتے رہیئے کہ اللہ تعالیٰ کچھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام تین چیزوں کا احاطہ اور مجموعہ ہے۔ اعتقادات، عبادات اور معاملات۔ اسلام میں سب سے پہلا درجہ اعتقادات کا ہے، اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
الیٰ آخرہ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر

اس آیت کریمہ میں سب سے زیادہ عقائد اور یقین کو درست کیا گیا ہے کیونکہ جب تک کوئی یقین نہ ہو اسوقت تک عمل قدم نہیں اٹھ سکتا۔

جو شخص خداوند قدوس کے وجود کا قائل ہی نہیں، حساب و کتاب کا دن مانتا ہی نہیں۔ یہ بات اس کے دماغ میں موجود نہیں ہے کہ کوئی ایسا دن آئے گا جس کے بعد کوئی دن نہ ہو گا۔ ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اب ایسا شخص عملی زندگی کیسے درست کر سکتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ دنیا میں کوئی ہاتھ حرکت نہیں کر سکتا جب تک اس کے پیچھے کوئی عقیدہ موجود نہ ہو۔

عَقِیدَہ

یہ ایک عربی لفظ ہے جسے یقین یا گھٹڑ کہہ لیجئے۔ عقیدہ ایک دل کی گرہ ہے جیسے کبھی پڑ جائے، دل کا خیال ہے۔ جیسا کبھی آجائے۔

یوں سمجھئے! آپ اپنے بچے کی شادی کرتے ہیں۔ اس کی عورت کو اپنے گھر لاتے ہیں۔ اب اگر وہ عورت آپ کے گھر آنے کے بعد یہ خیال کرنا شروع کر دے شاید میں یہاں رہوں گی یا نہ؟ تو فرمائیے وہ گھر آباد رہ سکتا ہے؟ گھر وہی آباد ہوتا ہے جس گھر میں آنے والی عورت پہلے ہی دن یہ فیصلہ کرے کہ اب تو میں اس گھر میں رہوں گی مجھے اب یہیں رہنا ہے۔ بس اسی فیصلہ کا نام عقیدہ ہے تو اس صورت میں عقیدہ بنیاد ہو گیا۔ ہر عمل کا آپ چاہے کتنی عظیم الشان عمارت کھڑی کر لیں جب تک بنیاد کمزور ہو گی اسوقت تک عمارت

کا کھڑا رہنا ناممکن ہے۔ عمارت وہی قائم رہے گی جس کی بنیاد مضبوط اور مستحکم ہوگی۔ بڑے بڑے درخت آپ حضرات نے دیکھے ہیں۔ اگر ان درخت کی جڑیں کاٹ دی جائیں تو کیا درخت اپنے پاؤں پر کھڑا رہ سکتا ہے؟ درخت کی جڑ اس کی بنیاد ہے اگر وہ ختم ہو جائے تو سارا درخت فوراً گر پڑتا ہے۔

جن لوگوں نے سیلاب زدہ علاقہ کا معائنہ فرمایا ہے انہوں نے دیکھا کہ بعض مقامات پر ایسے درخت کھڑے رہ جاتے ہیں جن کی صرف جڑیں نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ چاروں طرف سے مٹی اڑ جاتی ہے اور ننگی جڑوں کو دیکھ کر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ درخت اب کھڑا نہ رہ سکے گا، مگر وہ اپنے مقام پر بدستور کھڑا رہتا ہے کیونکہ اس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

اب شاید آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ ایسے ہی اعتقادات بنیاد ہیں اور جڑیں ہیں اعمال کی۔

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس سرہٗ نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب آدمی کو کوڑھ کی بیماری لگ جائے پھر اس کو جتنی اعلیٰ سے اعلیٰ اور اچھی سے اچھی غذا دی جائے گی۔ اس کا بدن گلتا جائے گا۔ بھر مرض بڑھتا رہے گا کم نہیں ہونے کا۔

یہ طب کا ایک مسئلہ ہے کہ اس مرض کی اس صورت میں کبھی بھی اصلاح نہیں ہوگی۔ ایسے ہی جس آدمی کا عقیدہ خراب ہو جائے بس سمجھ لیجئے کہ اس کی روح کو کوڑھ لگ گیا ہے۔ اب چاہے کتنے اچھے عمل کرتا ہے اصلاح نہ ہوگی یونہی دوزخ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔

ہندوستان میں ایک بہت بڑی قوم ہندو بھی آباد ہے۔ وہ رات دن خیرات دان اور پن کرتے ہیں۔ ان کے اعمال کا صلہ کیوں نہیں ملتا؟ اس لئے کہ وہ مشرک ہیں۔ کہیں آگ کی پوجا کرتے ہیں، کہیں پانی اور مورتیوں کی۔ کروڑوں انسان ہیں جو مورتیوں کی شرمگاہوں کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کو حل مشکلات خیال کرتے ہیں وہ ان کو فتح و نصرت کا مالک کہتے ہیں۔ ان سے اولادیں مانگی جاتی ہیں۔ پھر ان پر چڑھاوے بھی چڑھائے جاتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ یُونہی برباد کیا جاتا ہے۔ کیا انہیں بھی اس کا کچھ صلہ ملتا ہے؟ ان کا صلہ اس لئے نہیں مل سکتا کہ ان کا عقیدہ غلط ہے۔ وہ خالقِ کائنات کو اس طرح نہیں مانتے جس طرح ماننے اور تسلیم کرنے کا حق ہے۔ دراصل ان کی روح کو کوڑھ لگ گیا ہے اب چاہے دان اور پن کرتے ہوئے اربوں روپیہ خرچ کر جائیں انہیں اس کا صلہ ملنے کا نہیں۔ تو عقائد کا درست ہونا بنیاد اور جڑ ہے ہر عمل کی

قرآن کے متعلق

حضرات! اب یہ معلوم کرنا ہے کہ نفس کتاب کے متعلق مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ کتاب جو میں نے اتاری ہے اس کے ساتھ مسلمان یہ عقیدہ رکھیں۔

حضرات! یہ کوئی میری شاعری نہیں میرا بیان بلکہ یہ خداوند عالم کا کلام ہے۔ فرمایا:

ذالک الکتاب لاریب فیہ هُدً اللمتقین

یعنی یہ کتاب جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے اس کتاب میں کوئی بھی شک نہیں۔ یہ کتاب سراسر ہدایت ہے ان لوگوں کے لئے جو پرہیزگار ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں تمام شبہات منزل اور منزل الیہ دونوں کی طرف سے جو ہو سکتے تھے وہ دور کر دیے اور صاف صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اس کتاب (قرآن مجید) میں کسی قسم کا شبہ نہ منزل کی طرف سے اور نہ منزل الیہ کی طرف سے کیونکہ کتاب میں شبہ سارے دین میں شبہ کا موجب بنتا ہے۔ پھر دین کہاں۔ شبہات سے دین مشتبہ ہو جاتا ہے اس سے تو ایک اینٹ بھی باقی نہیں رہ سکتی۔ دین کی ساری عمارت مسمار ہو کر رہ جاتی ہے۔ کتاب تو خود اپنے منہ سے بولتی اور جواب دیتی ہے

هٰذا كِتَابُنَا يَنْطِقُ بِالْحَقِّ۔

یہ کتاب حق بولتی ہے۔ اس کتاب کے اتارنے والے، بکھیرنے والے، حفاظت کرنے والے، جمع کرنے والے خود اللہ تعالےٰ آپ ہیں۔ اس معاملہ میں کسی انسان کو کوئی دسترس نہیں۔

نزولِ قرآن

جہاں کتاب نے اپنے ہمیشہ حق بولنے کا ذکر کیا وہاں کتاب اپنے نازل ہونے کا واقعہ بھی بیان کرتی ہے۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

نازل کی گئی یہ کتاب اس دونوں جہان کے پروردگار کی طرف سے

پھر آگے بیان کیا کہ مجھے کون لے آیا اور کس پر نازل ہوئی ہوں؟

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞

یعنی مجھے ایک امانتدار فرشتہ لے کر آیا اور نازل ہوئی آپؐ کے دل پر تاکہ آپ دونوں جہانوں کو ڈر سنائیں۔

اللہ اللہ! فرشتے کے ساتھ امین کی قید لگا دی اور شبہ دور کر دیا کہ فرشتے نے یہ خیانت نہیں کی کہ نازل تو ہونا تھی کسی اور پر اور نازل ہو گیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پر یہ نہیں بلکہ فرشتہ امین ہے اس لئے وہ امانت جس کی طرف بھیجی گئی تھی اُس کے سُپرد کی ہے۔

پھر آگے خود بیان فرمایا کہ جو کتاب ہم نے آپ پر نازل کی ہے اس کی حفاظت کی آپ فکر نہ کریں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

"ہم نے کتاب اتاری اب ہم خود اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ کلام ہمارا کلام ہے۔ یہ بات، ہماری بات ہے آپ تو صرف بولتے ہیں۔ آپ پر یہ قرآن ایک ہی دفعہ نہیں اُتارا بلکہ آہستہ آہستہ اتارا گیا"۔

قرآن کو آیت آیت، لفظ لفظ، حصہ حصہ، جزا جزا، رکوع رکوع، کبھی کہیں کبھی کہیں کبھی محراب میں تو کبھی ممبر پر، کبھی میدان میں تو کبھی عائشہؓ کے سامنے بیٹھے، کبھی فاطمہؓ کے دروازے پر، کبھی غاروں کے اندر کبھی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر، کبھی راہ چلتے، کبھی اونٹنی پر غرضیکہ مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں اُتارا۔ آہستہ آہستہ اتارا تاکہ ساتھ ساتھ عملی پروگرام بھی چلتا رہے جہاں جہاں اور جس جس موقع پر اس قرآن کی ضرورت پیش آتی رہی ہم اتارتے رہے۔ کبھی حقیقت کو نکھارنے کے لئے کبھی تو مقابل کو جواب دینے کے لئے آیات نازل کیں۔

کیا حق ہے کسی انسان کو جس کو رب بکھیرے وہ اسے جمع کرے۔ یہ حق تو اسی ذات کو حاصل ہے جو اسے پھیلانے وہی سمیٹے اور فرمایا:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ۔

پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے نور کے ساتھ جو اس نے نازل فرمایا اور اللہ تعالےٰ اس سے باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ جب اکٹھے ہونیوالے دن تمہیں جمع کیا جائے گا۔ وہی دن ہار جیت کا دن ہوگا۔

اشاعتِ قرآن

آج یہاں قاضی احسان احمد صاحب نے روس کی چھپی ہوئی ایک کتاب دی جس کا نام شاید "اسٹالین" ہے دکھائی۔ قاضی صاحب نے اس کی طباعت، کتابت کی خوبیوں اور اس کی دلکشی و دلفریبی کی قصیدہ خوانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شاہ جی! ملاحظہ فرمائیے باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف سوا روپیہ ہے۔

میں کہتا ہوں یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ اسٹالین کی حکومت اپنی، سیاہی اپنی، کاتب اپنا، اپنا کاغذ، اپنا پریس، ملازمین اور کارندے اپنے غرضیکہ اس مقصد کے وہ تمام سامان مہیا، وہ جو چاہے اور جس طرح چاہے شائع کرا سکتا ہے۔ اسے تو یہ کتاب دنیا کو مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ یہ قیمت رکھ کر تو اس نے تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ سٹالین کا یہ کوئی کمال نہیں۔ کمال اور خوبی ملاحظہ کرنی ہو تو قرآن مجید کی تاریخ ملاحظہ فرمائیں۔

وہاں نہ قلم نہ سیاہی نہ دوات نہ کاغذ نہ پریس نہ کوئی عملہ نہ حکومت اور نہ ہی کوئی ساز و سامان موجود ہے جس کے بل بوتے پر قرآن کی اشاعت کا اہتمام ہو سکے۔ لیکن وہ قرآن آج لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ میں دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ قرآن پاک کی طباعت و اشاعت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی ایسی کتاب لائے جو اس سے زیادہ انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہو۔ سبحان اللہ! قرآن پاک کو تھوڑا تھوڑا نازل کر کے ایسا سمو دیا تاکہ آپ بھی آہستہ آہستہ سکھاتے رہیں۔

تعلیمِ انبیاءؑ

دنیا حیران ہے کہ وہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ تو لکھنا جانتے ہیں اور نہ پڑھنا۔

وَلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ وَمَا تَدْرِیْ الْكِتٰبُ ۝

یعنی نہ تو آپ اپنے ہاتھ سے کچھ تحریر کر سکتے ہیں اور نہ کسی کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔ دُنیا ہے کہ پروانوں کی طرح جاں نثار ہو رہی ہے۔ یہاں ایک بات کہہ دوں یاد رکھئے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک کوئی نبی اور کوئی پیغمبر پڑھا لکھا نہیں آیا۔ دُنیا کے کسی کتب خانہ، کسی یونیورسٹی کسی دارالمطالعہ میں کسی نبیؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوئی نسخہ دکھا دو۔

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند

دُنیا نے تو نبوت و رسالت کو ایک مذاق بنا دیا ہے۔ نبوت تو خداوند قدوس کی چادر ہے۔ نبی سے خطا خدا پر طعن ہوتا ہے۔

حضرات میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر پڑھا لکھا نہیں آیا اور پڑھا ہو بھی کیسے؟ وہ پیغمبر ہی کیا جو کسی استاد کے آگے زانوئے ادب تہہ کرے۔ پیغمبرؑ اور نبیؑ تو اللہ تعالیٰ کی گود میں پلتے ہیں۔ اس لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو اس میں تعلیم دینے کا ہی ذکر ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝

اے محمدؐ! آپ اپنے رب کے نام پڑھیئے جس نے آپ کو پیدا کیا۔

پیغمبرؑ اللہ تعالےٰ کا شاگرد ہوتا ہے۔ پیغمبر ہر مجلس ہر محفل اور ہر سوسائٹی میں بے داغ ہوتا ہے۔ حسب و نسب اور خاندان کے اعتبار سے سربلند ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

رہے ہیں۔

آپ پڑ گئے ہیں شعر و شاعری میں
آپ اس اُلجھاؤ میں آکر تمام معاملات اور عبادات بڑ لپ کر گئے ہیں۔ آپ کہاں بیٹھے ہیں؟

آیئے میں آپ کو خدا کا پاکیزہ کلام سناؤں۔

اللہ تعالےٰ اپنے پیارے پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک شعبے کے ساتھ کیسے اپنا تعلق بتا رہے ہیں۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

یعنی اسلام کے مدمقابل آکر لڑنے والے کافروں کی فوج پر آپ نے پتھراؤ نہیں کیا تھا۔ وہ ہاتھ تو آپ کا تھا، مگر اس میں قوت ہماری تھی۔ وہ ہم پھینک رہے تھے۔

مسئلہ

یہاں ایک مٹھی کا ذکر آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا تعلق ظاہر فرما دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب ہم ہی کر رہے تھے۔ میں یہاں ایک سوال کرتا ہوں کہ ہجرت کی شب جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو اپنی چارپائی اور اپنے بستر پر سلایا تھا وہ آپ نے اپنی ذمہ داری اور اپنی رائے سے یا اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے تابع؟ حضرت صدیق رض کو ساتھ لے کر باہر نکلے تو کس کے حکم سے؟ غار میں بیٹھے ہوئے اونٹنیاں طلب کیں تو کس کے مشورے سے؟

اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مٹھی خدا کی مٹھی ہے اور کفار پر پتھراؤ اور مٹی پھینکنا خدا کا پتھر پھینکنا ہے تو پھر حضرت صدیق اکبر رض کے دروازے پر جا کر ان کو ہمراہ لینا اور اگلے سفر کے لئے اونٹنیاں طلب کرنا بھی خدا کے حکم کے ساتھ ہے کیونکہ نبی تو اسی کے حکم کا پابند ہوتا ہے۔

جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبر رض سے حضرت عائشہ رض کے متعلق نکاح کی فرمائش کی تو کس کے حکم سے اور کس کی مرضی سے؟ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پر قَبِلْتُ کہا اور قبول فرمایا تو کیا وہ خداوند قدوس کی مرضی کے کیا بغیر ہی تھا؟

یاد رکھئے! میں عرض کر چکا ہوں کہ پیغمبر کی زبان حرکت نہیں کر سکتی۔ ہونٹ کھل نہیں سکتے ہیں، قدم اٹھ نہیں سکتا، کوئی فیصلہ صادر نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالےٰ خود حکم نہ فرما دیں اور اپنی رضامندی کا اظہار نہ کر دیں۔

اظہارِ حقیقت

حضرات! آپ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا سارا واقعہ پڑھا ہوگا۔ وہ کتنا دردناک پہلو ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام جن کی شادی نہیں ہوئی کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ دُنیا نے لب کشائی شروع کر دی تو اب وہاں کون تھا جو صفائی پیش کر سکے؟ مریم کو بیٹا دیا تو اللہ تعالےٰ نے تھا اب اس کی صفائی بھی خود پیش کرائی۔

قرآن مجید میں ہے:

فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔

حضرت عیسیٰ ؑ کی زبان سے کہلایا جو ابھی چند دنوں کے بچے تھے۔ اب چند دنوں کا بچہ بھی بات چیت کر سکتا ہے لیکن یہاں چونکہ وہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے۔ دنیا کے ان شبہات کو دور کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ کی زبان سے برأت کرائی کہ مریم ؑ کا کوئی قصور نہیں۔ وہ مجرم نہیں وہ پاکدامن اور معصوم ہیں۔ ایسے ہی حضرت عائشہ رض سے نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قَبِلْتُ فرمایا تو وہ خدا کا حکم تھا یعنی خدا نے عائشہ رض خود دی۔ اللہ نے فرمایا کہ محمد! تو عائشہ رض قبول کر لے میں راضی ہوں۔ میری اجازت ہے میرا حکم ہے۔ اب یہاں بھی جب الزام تراشی ہوئی تو برأت خود کی۔ آیۂ کریمہ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ؕ

عظمتِ قرآن

حضرات! میں اس وقت تھوڑے وقت میں کیا عرض کروں۔ میں تو قرآن کا مبلغ ہوں جو چیز قرآن سے الگ کرے اسے آگ لگا دو جس قرآن کی اتنی عظمت ہے کہ خود خدا اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

تم تاریخ کو مانتے ہو اور مقدس کتاب کو ٹھکراتے ہو؟ شاعری اور غزلیں تمہارے ہاں مسلم ہیں۔ بیہودہ اور فضول وہ بڑوں پر تمہارا اعتبار ہے — ! ایک قرآن ہے جسے تم ہر قدم پر نظر انداز کر رہے ہو۔

خدا کے لئے کچھ تو سوچو۔ یہ قرآن کیسے بچایا گیا۔ اس کی کن کن مقامات پر حفاظت کی گئی۔ مکہ کے غاروں، مدینہ کی گلیوں اور طائف کے بازاروں سے پوچھو کہ اس قرآن کی کیسے کیسے حفاظت کی گئی۔

آگے اللہ اپنے پیغمبر کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"اے امین کائنات لے انفس ترین انسان ہم نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جو سراسر نصیحت و ذکر ہے۔ کیا یہ میرے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے؟"

آج اگر دنیا قرآن مجید کا انکار کر کے مسلمان رہ سکتی ہے تو میں قرآن کے مقابلہ میں غلط تاریخ کا انکار کر کے کیوں مسلمان

نہیں رہ سکتا؟ میرا بس چلے تو دنیا کی ان تمام کتابوں کو آگ لگا دوں جو قرآن پاک سے دُور لے جا رہی ہوں۔

دُنیا قرآن کو کیا سمجھتی ہے؟ میرے دِل میں کئی مرتبہ یہ جذبات ابھرے ہیں کہ میرا بس چلے تو میں آل ورلڈ ریڈیو اسٹیشن سے ساری دُنیا کے انسانوں کو اللہ کا پاکیزہ کلام قرآن مجید سناؤں اور دُنیا کو چیلنج کروں کہ قرآن کے مقابلہ میں ایسا پاکیزہ کلام لاؤ۔

حضرات! میں عرض کر رہا تھا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ رضؓ کو قبول کرتے وقت قَبِلْتُ تب کہا جب خدا کا حکم ہُوا اور پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضؓ حضرت علی رضؓ کو تب دی جب ارشاد ہُوا۔ اور حضرت عثمان رضؓ کو اپنی دو بیٹیاں دے کر ذو النورین کا خطاب تب دیا جب اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوئی۔ اس کے حکم کے بغیر تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نگاہ اوپر نہیں اٹھا سکتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ؏

"اے چادر اوڑھنے والے، آپ اٹھیے اور لوگوں کو ڈر سنائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔

آپ سوتے ہیں۔ اللہ جگائے تو آپ جاگ اٹھیں، وہ بٹھائیں آپ بیٹھ جائیں، وہ چلائیں تو آپ چل پڑیں۔ وہ کھلائیں تو آپ کھاتے ہیں۔

بیوی پر الزام لگایا گیا تو دنوں تک خاموش رہے۔ کون ہے جس کی بیوی پر الزام تراشی ہو اور وہ خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں بولتے، اس لئے بلانے والا ابھی بلاتا نہیں ہے۔ اس لئے آپ بولتے نہیں۔ اب حق اسی کا تھا جس نے شادی کی، جس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ جس کے حکم سے نکاح ہُوا وہی اب برئیت بھی کرے۔

چنانچہ اسی ذات نے واضح الفاظ میں برئیت کا اعلان کیا۔ اللہ کا حکم ہوا۔ وحی نازل ہوئی تو آپ بولے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں پر اپنا احسان جتلاتے ہوئے ذکر کیا کہ:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

اللہ نے ایمان والوں پر اپنا احسان فرمایا ہے کہ ان میں سے اپنا ایک رسول بھیجا۔ ہمیں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دے کر اپنا احسان جتلایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر احسان یہ کہ بیوی بد اخلاق؟ (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ یہ الزام تراشی کس پر کی جا رہی ہے۔ تمہاری دو پیسے والی کتابیں سچی اور خدا کا کلام جھوٹا؟ (استغفر اللہ)

محمد عربیؐ کا نام لینے والو! محمد عربیؐ کے دیوانے

بنو اور وہ جذبہ پیدا کرو جو نو عمر بچوں کو مجبور کر دے کہ میدان کارزار میں ابو جہل کا نام پوچھتے رہیں کہ ابو جہل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور یہ چیز ہم اپنی زندگی میں کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

نبیؐ کی ثابت قدمی

دُنیا نے آپ کو پھسلانے کے لئے کئی حربے استعمال کئے اس کی برئیت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ:۔

وَإِن كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ
وَإِذًا لَّاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۝

قریب تھا کہ کافر آپ کو اس چیز سے جو ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کی ہے آزمائش میں ڈالیں تاکہ وہ ہم پر اس کے سوائے جھوٹ باندھ کر آپ کو دوست بنا لیں۔

وَلَوْلَا أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ
تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا

"اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپ تھوڑا سا ان کی طرف جھک جاتے۔ آپ کو اپنی جگہ سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہونے دیا۔"

یہ ثابت قدم کس نے رکھا؟ آپ کو کس نے پھسلنے اور کفار کے دھوکہ میں آنے سے بچایا؟ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ آپ حضرات کو معلوم ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا
لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ
كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ
وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلَصِينَ ۝

ایک عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ بدی کا ارادہ کیا اور آپ بھی بدی کا ارادہ کر لیتے اگر انہوں نے اپنی پروردگار کی نشانیاں نہ دیکھی ہوتیں۔ یہاں بعض لوگ هَمَّ بِهَا سے ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ آپ نے بھی ارادہ کر لیا تھا۔

اب کون سمجھائے قرآن پاک کے اسلوب بیان کو۔ یہاں سرے سے ارادے ہی کا انکار، ارادے کی نفی ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تو خطاء وعصیاں کے تصور اور ارادے سے ہی معصوم ہوتے ہیں۔

اگر نبی کی عظمت ثابت ہو۔ پیغمبرؐ کی عصمت محفوظ ہو تو جو دامن میں آ گئے وہ بھی بچ گئے۔ پیغمبر کو جب حکم ہوا اپنے دامن نبوت میں چھپا لیا۔ پیغمبر کو جب حکم ہوا صدیقؓ سے کہو، عمرؓ سے کہو، عثمانؓ، علیؓ اور زبیرؓ سے کہو کہ وہ میرے ساتھ مل جائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم کے مطابق دعوت دی۔ انہوں نے اس پر لبیک کہا اور

اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب
اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب

میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں اور میں سچا نبی ہوں۔

یہ بات کوئی شاعرانہ قافیہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور وہ الفاظ ہیں جو قریش مکہ کی موجودگی میں کہے گئے؟ آپؐ قریش سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "جانتے ہو کہ میں صادق اور امین ہوں"۔ حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا واقعی آپ صادق اور امین ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں اپنی زندگی کے چالیس سال تم میں رہا ہوں۔ میری زندگی کے کسی داغدار گوشے کی انگشت نمائی کیجئے۔"

حاضرین پر سکتہ طاری تھا۔ کسی کو جرأت نہ تھی کہ آپ کی زندگی کے کسی گوشے پر انگشت نمائی کر سکیں۔

تعلیم انبیاء کا سلسلہ کسی انسان کے پاس نہیں ہوتا بلکہ انبیاء کی تعلیم خدا تعالےٰ کے سپرد ہوتی ہے۔

میں نے جو وحی الٰہی کی آیت تلاوت کی ہے اس میں جب پیغمبر علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ وسلم کے ذریعے وحی نازل ہو رہی ہے تو آپؐ اس وحی الٰہی کو جلدی جلدی یاد کرنے کی کوشش فرماتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے،

لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ
لِتَعْجَلَ بِہٖ

آپ جلدی جلدی زبان نہ ہلایئے آپ گھبرایئے نہیں۔ یہ ہماری کتاب ہے۔

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْکَ

ہم آپ پر نازل فرما رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کیجئے۔

اِنَّا عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ

اس کتاب کا یاد کرانا اسے آپ کے ذہن میں جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا یہ سب ہمارے ذمہ ہے۔"

محترم حضرات! یہ جو عرض کر رہا ہوں یہ وہ قرآن ہے جو خداوند قدوس کی پاکیزہ کلام ہے۔ کلام وہی ہوتی ہے جو منہ سے نکلے۔ خداوند تعالےٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو باتیں کیں۔ آپؐ کے ساتھ جو گفتگو ہوئی ان کا مجموعہ قرآن مجید ہے یہ کلام ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گا اسے فنا نہیں کیونکہ جب تک خدا موجود ہے اس کا کلام بھی باقی اور زندہ رہے گا۔

قرآن پاک کا اسلوب بیان کتنا اچھا اور کتنا پیارا ہے۔ فرمایا۔

الحمد للہ رب العلمین ۝
الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ۝
ایاک نعبد وایاک نستعین ۝
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین ۝ آمین

تمام تعریفیں اور پاکیزگی اللہ ہی کی ذات کے لئے ہے جو ساری کائنات کا پروردگار اور روزی رساں ہے جو رحم کرنے والا ہے دنیا میں اور رحیم ہے آخرت میں۔ جو سزا اور جزا کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ آپ اپنی تعریفوں اور خوبیوں کے مالک ہیں۔ ہم خالص آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے ہر قسم کی مدد طلب کرتے ہیں۔ آپ ہمیں سیدھے راستے پر خود چلایئے ان لوگوں کے راستہ پر جن پر آپ نے انعام واکرام کیا ہے نہ ان کی جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکنے والے۔

محترم حضرات! اللہ تعالےٰ کے اس کلام سے نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے متعلق بندوں کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیئے۔

عصمتِ انبیاءؑ

حضرات! تعلیم انبیاءؑ اور عقائد کے متعلق چند ضروری باتیں عرض کر گیا ہوں۔ اب یہ عرض کرنا باقی ہے کہ انبیاء علیہم السلام فطرۃً معصوم ہیں۔

حضرات! انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ان پڑھ تو ہوتے ہیں لیکن جاہل اور نادان نہیں ہوتے۔

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ وَلَیْسَ کَالْبَشَر!
بَلْ ھُوَ یَاقُوْتَۃٌ وَالنَّاسُ کَالْحَجَر

نبیؐ کو خدا خود چلاتے ہیں۔ نبیؐ اتنا عرصہ ہاتھ پاؤں نہیں اٹھاتا جب تک خدا تعالیٰ حکم نہ دیں۔ پیغمبر اپنے دو ملے ہوئے ہونٹ اتنا عرصہ کھول نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اجازت نہ فرما دیں۔

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَا ضَلَّ
صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ۝ وَمَا یَنْطِقُ
عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝

یعنی پیغمبر علیہ السلام ہمارے نصب العین اور ہمارے انقلابی پروگرام سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے۔ وہ اتنا عرصہ اپنی زبان تک نہیں ہلاتے جب تک کہ ہماری طرف سے وحی نہیں ہو جاتی۔" (باقی آئندہ)

جناب اکرام القادری
سابق مدیر ترجمان اسلام
ان دنوں قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کو

مکاتیبِ محمودؒ

کے عنوان سے جمع و مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ جن حضرات کے پاس حضرت مفتی صاحبؒ کا کوئی مکتوب ہو وہ اس کی فوٹو کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:

جناب اکرام القادری مہتمم مدرسہ احسن المدارس طارق آباد۔ خانیوال۔ ضلع ملتان

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء سے

مولانا مفتی محمود کا خطاب

۵ جنوری مطابق ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمود خطاب کیا

عبدالخالق صاحب کی تلاوت کے بعد مولانا محمد اسلم صدیقی نے طلباء کی طرف سے ان مہمانوں کو پرجوش خوش آمدید پیش کیا

خطبۂ مسنونہ کے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا عزیز طالب العلمو! جیسا کہ جناب پروفیسر صاحب نے آپ کو خوش قسمت قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آپ یقیناً اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ آپ مدینۃ الرسولؐ میں زندگی بسر کر رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ دینی علوم کے حصول میں مصروف ہیں۔

مدینہ منورہ اور دینی علوم کا حصول

دینی علوم کا حصول درحقیقت خود ایک بہت بڑی منقبت ہے آپ کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اساتذہ اور منتظمین کار کے لیے وصیت فرمائی،

"اِنَّ رجالا یأتونکم من اقطار الارض یضربون اکبادالابل یطلبون العلم فاستوصوا بھم خیراً۔"

جن کے لیے جناب نبی کریمؐ نے وصیت فرمائی ہو ان کا مقام کتنا بلند ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ آپ حضرات کے سامنے یہاں پر ہمارا مخاطب ہونا کوئی ایسی بات نہیں جس سے ہمیں دلچسپی ہو اور ہمیں تو یہ خیال بھی نہیں ہوتا، بلکہ اس پاک شہر میں جہاں ہم سب پر مکمل ادب اور مجسمہ احترام ہونا چاہیے، کچھ بولنے کی جسارت نہیں کرنا چاہیے، لیکن آپ حضرات سے ملنے کو جی چاہتا تھا۔ آپ کی یہ درس گاہ جامعہ اسلامیہ تمام دنیا میں ایک نمایاں اور ممتاز درس گاہ ہے اس کی امتیازی حیثیت قرآن و سنت کے علوم کے ساتھ طلباء کو عملی تربیت دینا ہے، میں نے دوسرے ملکوں کے جامعات اور مدارس کو بھی دیکھا ہے مگر یہاں کے ماحول اور وہاں کے ماحول میں زمین و آسمان کا فرق ہے یہاں کے طلباء کی صورت و سیرت سے بآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ یہاں قرآن و سنت کی تعلیم دی جاتی ہے اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان مجموعی حیثیت سے سیاسی پسماندگی میں مبتلا ہیں۔ اسی کروڑ مسلمان دنیا میں آباد ہیں۔

دنیا کے مختلف حصوں میں ان کی آبادیاں ہیں ان میں باہمی اختلافات ہیں۔ سامراجی طاقتیں انہیں

اکٹھا رہنے نہیں دیتیں ، حالانکہ ہمارا مذہب ایک ہے ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری راستہ سمجھتے ہیں

عربی زبان

لیکن ان وحدتوں کے باوجود ہر مسلمان ملک میں ایک نئی بولی سنائی دے رہی ہے کیوں ہم سب مسلمان مل کر نہ سوچیں کہ اپنے مستقبل کو قرونِ اولیٰ کی طرح ایک بار پھر روشن کرنا ہے اس کے لیے سب سے پہلے تمام اسلامی ممالک کو عربی زبان اپنانا ہے ۔ خاص کر پاکستان میں جب مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور سرکاری زبان انگریزی کو دفتری زبان اور رابطہ کی زبان قرار دے دیا گیا ہے ۔ مشرقی پاکستان جب ہمارے ساتھ تھا تو دو سرکاری زبانیں تھیں بنگلہ اور انگریزی ، اور اب صرف انگریزی زبان باقی ہے حالانکہ مقامی بولیاں متعدد ہیں ۔ بڑی تعجب کی بات ہے

کہ قیامِ پاکستان کے ۲۷ برس پورے ہو گئے ہیں اور ابھی تک ہم پر ایک اجنبی زبان مسلط ہے ۔ اگر عربی زبان کو سرکاری زبان رکھتے تو اس سے رابطہ کے لیے اور کوئی زبان زیادہ مناسب نہیں تھی ۔ اس زبان میں کئی صلاحیتیں موجود ہیں ۔ ہمارے تمام عربی ممالک میں یہی زبان سرکاری زبان ہے ۔

اگر پاکستان کے کالجوں ، یونیورسٹیوں اور مدارس میں یہ زبان لازمی قرار دے دی جائے تو صرف پانچ سال میں ہمارے ملک کا بچہ بچہ عربی کو بول سکے گا ، اس زبان سے ہماری عقیدت ہے ۔ انگریزی کے ساتھ پاکستانیوں کا تعلق نفرت کا ہے ۔ ایک ظالم و خون خوار قوم جو ڈیڑھ سو سال ہم کو غلامی کی زنجیروں میں محبوس رکھا ۔ اس ظالم قوم کی زبان کو ہم کیسے محبت و عقیدت کی نگاہ سے دیکھ سکیں گے ،

عربی جو قرآن و سنت اور دین کی مرکزی لغت ہے قرآن و حدیث کی زبان کو سیکھنا باعث اجر بھی ہے ۔ ہم خرما و ہم ثواب اور اس کے ساتھ عرب مسلمانوں کے ساتھ اجنبیت ختم ہو جاتی ۔ اسلامی اخوت اور سیاسی

اسلامی ممالک کے بڑے مشائخ اور مقتدر علماء دین کا جتہ منتخب ہو جائے ، جو تمام دنیائے اسلام کے لیے ایک متفقہ قانون مرتب کرے ، کم از کم ابتدائی مراحل میں تعزیرات و حدود کے مسائل کو تو متحدہ طور پر تمام اسلامی ممالک میں چلانے کی کوشش کریں ، ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے قوانین جو مباحات کے درجہ میں ہیں ۔ اس میں ہر ملک اپنے ماحول کے اعتبار سے مخصوص رویہ اور علیحدہ طریق عمل اختیار کرے ۔ لیکن حدود و تعزیرات اور اقتصادیات کے مسائل کو مشترکہ طور پر حل کرنا ہے

معاشی مسائل کی اہمیت

آج کل تمام سیاسیات کا محور و مرکز اقتصادیات کا مسئلہ ہے ۔ تمام سامراجی طاقتیں اس درجہ میں ہیں کہ اقتصادیات کے مسئلہ کو الجھا کر معاشی بحران پیدا کریں ۔ اسرائیل کا وجود عرب کے درمیان صرف اس لیے ہے تاکہ عرب ممالک تیل کی آمدنی کو خود استعمال نہ کر سکیں جب بھی وہ ترقی کی طرف گامزن ہو تو اسرائیل کے ساتھ ان کو لڑایا جائے ۔ تاکہ ان کے ذرائع آمد کو صرف قتل و قتال پر خرچ ہو ۔

دنیا میں سب سے زیادہ دولت عرب کے پاس ہے ۔ ہم ان کو با ثروت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ، ہمارے بھائی ہیں ، لیکن استعمار نے جگہ جگہ مسلمانوں کو معاشی مسائل میں پھنسانے کے لیے باہمی جنگ و جدل کے منصوبے بنا رکھے ہیں تو اسلامی ممالک کو معاشیات ، اقتصادیات اور ایسے بنک کے قیام کا مشترکہ حل نکالنا ہے جس میں سودی نظام کو ختم کیا جا سکے ، جب بھی لسانی ، اقتصادی معاشی اور دیگر باہمی رشتہ قوی ہو گا ۔ ایک دوسرے سے قریب ہوتے جائیں گے ۔ آج مسلمان سیاسی طور پر بیرونی طاقتوں رشتے ان کے ساتھ اور بھی مضبوط ہو جاتے ، اور اس باہمی لسانی ارتباط کی وجہ سے مشترکہ مسائل پر مشترکہ غور کر سکتے تھے ۔

قرآن و حدیث ہمارے قوانین کے مأخذ ہیں ۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلامی نظام کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی

نظام اور ازم قابلِ قبول نہیں ہے اور نہ دنیا کو ہدایت درواداری کی ضمانت دے سکتا ہے۔ یہی تمنا ہے کہ تمام کا شکار ہے۔ آج امریکہ اور روس اس کوشش میں ہیں کہ سرحد سے لے کر برما تک ایک لائن بنا کر اسے چین کے مقابلہ میں لڑایا جائے۔ اب ہم سب کا یہ فرض ہے کہ پاکستان کو ان بڑے گرگوں سے بچائیں۔

شاہِ فیصلؒ کو خراجِ تحسین

میں صمیمِ قلب سے اس سعودی حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے اسلامی ملکوں کو متحد کرنے کی کوشش کی ہے اور جلالۃ الملک فیصل نے تقاضائے اسلامی کا جو اہم مسئلہ مسلمان ممالک کو باہمی ارتباط اور قریب تر لانے کے لیے پوری فراخدلی سے پیش کیا ہے اس سے یقیناً عالمِ اسلامی کو عظیم قوت نصیب ہوگی۔ وحدت میں قوت ہے۔

پاکستان کی سالمیت ہر پاکستانی پر فرض ہے

جہاں تک پاکستان کے مسائل ہیں

یہ بات آپ سب کو معلوم ہے کہ حکومت کی پارٹی سے ہمیں اختلاف ہے۔ ان کے عزائم، پالیسیاں اور مؤقف ہمارے عزائم اور مؤقف سے مخالف ہیں۔ اور وہ تو اختلاف یا تو صرف اسلام کے لیے ہے یا پاکستان کی تحفظ و سالمیت کی خاطر ہر پاکستانی کا فرض ہے خواہ اندرونِ ملک میں رہے یا بیرونِ ملک، کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور اس میں اسلامی نظام کی ترویج و نفاذ کے لیے خلوصِ دل سے کوشاں رہے۔

نیا دستور

پاکستان میں کئی دستور بنے اور کئی منسوخ ہوئے یہ جو آخری دستور ہے اس کے بارے میں یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر اس دستور کے چلانے والے ایک متدین اور قوی ایمان والا مل جائے، تو یہ دستور مکمل اسلامی نظام لانے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ دستور میں ایسی خرابی نہیں ہے جو اسلام کے منافی ہو۔ دراصل دستور کو چلانے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر سات سال کے عرصہ میں رفتہ رفتہ اس دستور کو عملی شکل دی جاتی تو بہت آسانی سے اس دستور کو عملی ڈھانچہ میں ڈھالا جا سکتا، لیکن افسوس دستور کے بنانے کے بعد ڈیڑھ سال کے عرصہ میں تقسیم کار کی حیثیت کچھ بھی ہو لیکن ابھی تک کچھ کام نہیں ہوا۔ ایک مشاورتی کونسل بنی ہوئی ہے۔ وہ رپورٹ مرتب کرے گی۔ اگر ملک کا سربراہ متدین ہوگا تو ضرور صحیح آدمی منتخب کرے گا۔

اصحابِ عزیمت

الحمد للہ اب بھی اس دور میں ایسے آدمی موجود ہیں جو حق کے لیے چٹان کی طرح اپنے اسلامی عزم میں پختہ ہیں آسمان نیچے آسکتا ہے زمین اوپر ہو سکتی ہے، لیکن ان اصحابِ عزم کو مختلف جاہ و جلال اور دنیوی لالچ کے بدلے خریدا نہیں جا سکتا۔

قادیانی مسئلہ اور قومی اسمبلی

اب یہ قادیانی مسئلہ دستور میں آگیا، مجھے ۸ ستمبر کو پنجاب کے ایک بہت بڑے وکیل نے مبارک باد دی اور کہا کہ مسئلہ کی کامیابی کی مبارک نہیں دیتا۔ مجھے تو ساری رات یہ خطرہ تھا کہ ان چھ آدمیوں میں وکیل نہیں ہے جو ختمِ نبوتؐ کے تحفظ کے نمائندے ہیں، ایسا نہ ہو کہ کہیں دستور میں کوئی نکتہ رکھ دیں جن میں ان کے لیے بچاؤ ہو۔

صبح جب میں نے مسودہ پڑھا تو از حد اطمینان ہوا۔ یہ مسئلہ بہت مشکل تھا۔ اکثر ممبر دین سے بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ مختلف ذرائع سے انتخاب جیتنے کے لیے کوشش کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان کی تعریف اتنی وسیع ہونی چاہیے کہ ان کو بھی شامل کیا جائے وہ اکثر کہتے تھے کہ مسلمان وہ ہے جو اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور استدلال بھی عجیب ہے

"ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا"

ہم نے مناسب سمجھا کہ مرزائی بھی اپنے دلائل پیش کریں تاکہ وہ یہ حجت نہ کر سکیں کہ ہمارے دلائل سننے کے

بغیر فیصلہ کیا گیا۔

آپ کو اندازہ لگانا چاہیے کہ ہمارے ممبروں کا مبلغ علم کیا ہے۔ سفید ڈاڑھی اور طرے دار پگڑی اور پاکستانی لباس میں دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ یہ ڈاڑھی والے، سفید پگڑی والے کیسے کافر ہو سکتے ہیں، اور جب یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی زبان پر لاتے تو پورے ادب سے درود شریف بھی پڑھتے۔ قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیتے تھے، تو اکثر ممبر کہتے تھے کہ جب یہ درود بھیجتے ہیں اور آیتیں پڑھتے ہیں تو یہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں۔ ایسے ماحول میں جبکہ ممبروں کے رخ بالکل مخالف تھے، ان کے دماغ کو تبدیل کرنا ایک مشکل مسئلہ تھا۔ لیکن جب ان کا بیان ختم ہوا تو ہماری طرف سے ۱۳ دن جرح ہوتی رہی۔ ۱۱ دن جرح ربوہ کے گروپ پر اور دو دن جرح لاہوری پارٹی پر ہوتی رہی۔ مجموعہ آٹھ ۸ گھنٹے روزانہ جرح و تنقید ہوتی رہی۔ ہمارا کام پہلے ہی دن بن گیا تھا ممبروں نے جب سنا تو سب کے کان کھڑے ہو گئے، کہ اچھا ہم جہنمی ہیں۔ اس سے ممبروں کو دھکا لگا وہ سمجھ گئے کہ ہم تو ان کو مسلمان سمجھتے ہیں، اور ہمیں یہ کافر قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ حق پر ہیں تو ہم مسلمان نہیں رہے ان کے حق میں ووٹ دینا تو اپنے کفر پر ووٹ دینا ہے۔

تحریکِ ختمِ نبوت کے لیے مسلمانوں کی قربانیاں

اسمبلی میں بھی بھرپور مخالفت کی گئی اور باہر ملک میں پورے زور شور سے تحریک چل رہی تھی ۴۲ مسلمان اس مسئلہ کی کامیابی کے لیے جام شہادت نوش کر گئے، ہزاروں علماء اور ختم نبوت پر جان دینے والے فرزندان توحید پابند قید و سلاسل رہے۔ جگہ جگہ فائرنگ ہوتی کئی زخمی ہوئے۔ مسجد میں جوتوں سمیت پولیس نے لاٹھی چارج کیا، جلسوں اور جلوسوں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں پریس کو بند کر دیا گیا۔ اس کے باوجود پولیس کے حکام نے رپورٹ دی کہ یہ تحریک ہم سے قابو میں نہیں آسکتی، ہر جگہ فوج کو پھیلا دیا گیا، لیکن ان تمام حربوں کے باوجود ان کو کوئی کامیابی میسر نہ ہوئی۔

قادیانی مسئلہ کے حل میں اسمبلی میں، موجود علمائے حق کا بنیادی حصہ

اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے، کڑیاں خود بخود جڑتی گئیں اور یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حل فرمایا، ۱۹۵۳ء میں بھی اس مسئلہ کی خاطر لاکھوں مسلمان جیلوں میں محبوس کیے گئے تھے، اور ہزاروں کو خون بہانا پڑا، لیکن اس وقت یہ تحریک مکمل طور پر کامیاب نہ ہو سکی، بات اصل میں یہ تھی کہ اس وقت پاکستان میں علماء کرام اسمبلیوں سے دور رہتے تھے۔

اسمبلی کا محاذ بالکل خالی تھا۔ حالانکہ اندر کی آواز بہت مؤثر ہوتی ہے، گریبان سے پکڑنا نتیجہ خیز ہوتا ہے اس دفعہ مسلمانوں نے بعض علماء اور متدین ممبروں کو بھی بھیجا، جب تحریک شروع ہوئی تو باہر ملک کے ہر کلمہ گو نے تحریک میں پورا حصہ لیا اور اندر اسمبلی میں ہم ممبر لڑتے رہے، بہرحال اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی کامیابی و سرخروئی نصیب فرمائی، میں بسا اوقات یہ سوچتا تھا کہ ایک شخص جو ہر سال مسلسل بخاری شریف اور مسلم شریف، ترمذی شریف کو پڑھاتا رہے اور وہ اسمبلی کی چاردیواری میں گھس جائے تو وہ حدیث کے پڑھانے میں روحانی سکون اور قلبی اطمینان جو دینی مدارس کے ماحول میں میسر تھا وہ اسمبلی حال میں میسر ہوگا، دل میں یہ خلش رہتی کہ حدیث کے درس کو چھوڑ کر ادھر آئے، ہم نے کافی خسارا کیا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ حل فرمایا تو اب میرا دل مطمئن ہے کہ سو دفعہ بخاری شریف پڑھانے سے یہی ایک مرکزی مسئلہ حل ہو جانا بہتر ہے۔ جب تحفظ ختم نبوت ہے تو اسلامی شعائر و مدارس اور اسلامی اقدار زندہ و تابندہ ہیں اور اگر اس مسئلہ میں ہم ناکام رہتے تو یہ سب مراکز و مشاہد بے روح ہوتے۔

اس مسئلہ میں کامیابی کا کریڈٹ کسی ایک فرد کا نہیں کسی ایک جماعت کا نہیں، بلکہ پاکستان کی پوری قوم اس کریڈٹ کی مستحق ہے۔ بعض خوشامدی لوگ ہمارے وزیر

اعظم کو اس مسئلہ کا کریڈٹ دیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں جو ۲۲ فدا شعار ختم نبوت نے اپنی معصوم جانیں قربان کی ہیں اور جیلوں میں ہزاروں کی تعداد میں علماء و صلحاء اور نیک مسلمانوں کو کئی ماہ مختلف مشقتوں میں قید رکھا اور اب تک بعض کے مقدمات چل رہے ہیں، اس سب کا سہرا بھی وزیر اعظم کے سر ہے۔ یہ عجیب مجمع الاضداد شخصیت ہے۔ الجزائر کو جب آزادی ملی ہے پہلے، احمد بن بلا تھے اور اب بومدین ہیں۔ دس لاکھ تک الجزائری شہید ہوئے۔ پھر ڈیگال نے مجبور ہو کر ان کو آزاد کیا۔ کیا اب آزادی کا سہرا شہداء الجزائر کے سر ہے یا ڈیگال کے سر۔ جب بھی کوئی ڈکٹیٹر خالہ اپنی قوم کی قربانیوں کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوتا ہے تو سہرا قوم کے سر ہوتا ہے۔

اگر اس مسئلہ کی کامیابی میں ہمارے بھائی شہید نہ ہوتے اور جیلوں میں ہمارے آدمیوں کو محبوس نہ کیا جاتا تو یقیناً ہم بھی وزیر اعلیٰ کو مبارک باد دینے میں بخل سے کام نہ لیتے ذی ہوش انسان بات کو عقل کے ترازو میں تولتے ہیں۔ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں، مذہبی جماعتیں اس مسئلہ میں برابر شریک رہیں۔ مجلس عمل میں تمام مکاتیب فکر اور مذہبی جماعتوں کے رہنما موجود تھے، باستثناء پیپلز پارٹی کے بلکہ انہوں نے ہمارے ورکروں کو گرفتار کرنے میں جھوٹی شہادتیں دی ہیں۔ جب ایک پارٹی شامل نہ ہو تو اس کے چیئرمین کو کیسے سہرا دیا جا سکتا ہے، حالانکہ جب جرح کا کام ختم ہوا تو وزیر قانون پیرزادہ نے ہمیں بلایا، پروفیسر بھی موجود تھے نورانی صاحب، چوہدری فضل الٰہی اور مولا بخش صاحب سومرو وزیر قانون نے ہم سے دریافت کیا کہ اب اس کا حل کیسے ہوگا، فارمولا پیش کرو، ہم نے فارمولا لکھا۔

دستور اور مسلمان کی تعریف،

دستور کے ابتدائی مراحل میں ہم نے مسلمان کی تعریف شامل کرائی تھی۔ کہ پاکستان کا صدر اور وزیر دونوں مسلمان ہونگے اس لیے مسلمان کی تعریف کو دستور میں شامل کرنا ناگزیر تھا لیکن اب اس مسئلہ کے حل کے موقع پر ہمیں یہ بات بھی اہم محسوس ہوئی کہ غیر مسلم کی تعریف کی جائے۔

آپ تو بحمد للہ اہل علم ہیں، سمجھتے ہیں، غیر مسلم کی تعریف کو منضبط کرنا مشکل کام ہے۔

مسئلہ کا حل اور حکومت سے آخری مذاکرات

سب سے زیادہ جھگڑا پیدا ہوا کہ دفعہ ۱۰۶ کی رو سے صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم اقلیتوں کو نمائندگی دے دی گئی ہے، بلوچستان میں ایک، فرنٹیئر میں ایک، اور سندھ میں دو، پنجاب میں تین اور چھ نام لکھے ہیں، عیسائی ہندو، سکھ، پارسائی، بدھسٹ شیڈول کاسٹ یعنی اچھوت وغیرہ۔ ہم چاہتے تھے کہ ان چھ کی قطار میں اُن کو بھی شامل کیا جائے تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

اب آئینی ترامیم پر عملدرآمد کی ضرورت ہے

اصل بات اب یہ ہے کہ دستور میں تو یہ فیصلہ کیا گیا لیکن ابھی تک عمل دنیا میں ذرہ بھر اس کا اثر قادیانیوں پر ہمیں نظر نہیں آتا۔ آج تک وہ اسلام کے نام سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ "انجمن احمدیہ اشاعت اسلام"، کے نام سے کام کر رہی ہے۔ ابھی تک وہ اپنے عبادت گاہوں کو مساجد کے نام سے پکارتے ہیں، حالانکہ مسجد فقط مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ تم اپنی عبادت گاہ کے لیے اچھے سے اچھے نام منتخب کر لو، لیکن مسجد کا نام اپنی عبادت گاہ کے لیے از روئے قانون شرعی استعمال نہیں کر سکتے وہ اب کہتے ہیں کہ ہمارا اسلام خدائی اسلام ہے۔ پارلیمانی اسلام نہیں ہے، اس صورت میں وہ پارلیمان کی توہین کرتے ہیں، ہماری حکومت بے بس ہے۔ اگر حکومت نے دستور کے مطابق عملی میدان میں قدم رکھا تو پھر ہم سب سے پہلے مبارک باد دینے کے لیے تیار ہیں۔

آخر میں حضرت مفتی صاحب نے عربی زبان میں مؤثر دعائیہ کلمات فرمائے، بعد میں طلبہ نے کچھ سوالات کیے جن کے جوابات کچھ پروفیسر صاحب نے دیے اور بعض کے جوابات حضرت مفتی صاحب نے دیے۔

صحابیٔ رسولؐ اور خلیفۂ وقت کے درمیان عبرت انگیز مکالمہ

سلیمان بن عبدالملک بنی امیہ کا مشہور بادشاہ و خلیفہ ہے۔ اسکی حالت اور خلفائے پیشین سے اچھی تھی۔ اکثر ارباب علم و فضل سے ملتا تھا۔ قسطنطنیہ پر ایک زبردست حملہ اس کے زمانے میں بھی ہوا۔ اس کی سلطنت کا رقبہ بہت وسیع تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سلیمان جب مدینہ منورہ آیا تو اس نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کوئی ایسا بزرگ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہو؟ لوگوں نے ابوحازم بن دینار کا تذکرہ کیا۔ یہ جلیل القدر صحابی اور حافظ حدیث ہیں۔ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تذکرہ نہایت شاندار لفظوں میں کیا ہے۔ کھجوریں بیچا کرتے تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ جن چیزوں کے ملنے کے بعد موت سے انسان ڈرنے لگے ایسی چیزوں کی تمنا ہی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ فارسی النسل تھے۔ ان کی والدہ ایک رومی عورت تھیں۔ سنہ ۱۴۰ھ میں آپؓ کا انتقال ہوا ہے۔ بہرحال سلیمان نے آپؓ کو بلوایا اور اس طرح گفتگو شروع ہوئی۔

سلیمان: ابوحازم! یہ کیا بے مروتی ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں؟

ابوحازم: مجھ میں آپ نے کیا بے مروتی دیکھی۔

سلیمان: مدینہ کے جتنے سربرآوردہ لوگ تھے وہ ہم سے ملنے آئے، مگر تم نہیں آئے۔ کیا یہ صریح بے مروتی نہیں؟

ابوحازم: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تم سچ کہو اگر مجھ میں اور تم میں پہلے سے شناسائی ہوتی تو کیا میں اس طرح تمہارے سامنے آسکتا تھا۔

سلیمان نے کہا کہ شیخ سچ کہتا ہے، اس کے بعد اس نے پوچھا۔

سلیمان: ابوحازم! اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں؟

ابوحازم: اس کی وجہ تو کھلی ہوئی ہے تم لوگوں نے اپنی آخرت برباد کی ہے اور دنیا کو آباد کیا ہے، اس کے بعد ظاہر ہے کہ تم لوگ موت کو ناپسند کرو۔ اس لئے کہ آباد مقام سے کھنڈروں کی طرف منتقل ہونے کو ہر شخص ناپسند کرتا ہے۔

سلیمان: سچ کہتے ہو، اچھا اے ابوحازم یہ بتاؤ کہ خدا کے پاس جانے کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

ابوحازم: نیکوکاروں کے جانے کی یہ کیفیت ہے کہ گویا پردیسی اپنے گھربار اہل و عیال کے پاس جارہا ہے اور بدکاروں کی مثال ایسی سمجھو کہ بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے روبرو آرہا ہے۔

سلیمان یہ سن کر رونے لگا اور بولا کہ اے ابوحازم! خدا کے یہاں میرا کیا حال ہوگا۔ کاش میں اسے جان لیتا!!

ابوحازم: اے سلیمان! اس کے جان لینے کی آسان تدبیر ہے، اپنے نفس کو قرآن مجید پر پیش کر، جان لے گا کہ خدا کے ہاں تیرے لئے کیا ہے!

سلیمان: قرآن میں وہ مقام کہاں پر ہے جس پر ہم اپنے نفس کو پیش کریں؟

ابوحازم: خدا کا یہ قول:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ.

"نیک بندے ناز و نعمت میں ہوں گے اور بدکار جہنم میں"۔

سلیمان: پھر خدا کی رحمت کہاں ہے؟

ابوحازم: قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ نیک بندوں کے قریب۔

سلیمان: اچھا ابوحازم! یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ دانشمند شخص کون ہے؟

ابوحازم: جو حکمت استوار و مضبوط علم جانتا ہو اور دوسرے کو بھی سکھاتا ہو۔

سلیمان: اچھا سب سے زیادہ احمق کون ہے؟

ابوحازم: جس نے اپنی آخرت بیچ کر دوسروں کے لئے دنیا خریدی۔

سلیمان: سب سے زیادہ مقبول دعا کس کی ہے؟

ابوحازم: خدا کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونے والوں کی۔

سلیمان: ابوحازم! تمہارا ان اُمور کے متعلق کیا خیال ہے جن میں ہم ہیں۔ (یعنی خلافت)

ابوحازم: مجھے اس کی تفصیل سے معاف رکھو (گویا اشارہ تھا کہ کچھ کہنا گفتہ بہ حالت ہو رہی ہے)۔

سلیمان: تم کو نصیحت کی تبلیغ کرنی چاہئے۔

ابوحازم: سنو! کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس پر (خلافت پر) اس طرح قابض ہوگئے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں سے کوئی مشورہ لیا اور نہ اجتماع منعقد ہوا۔ کچھ نہیں ہوا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے محض دنیا طلبی کے نشہ میں مست ہو کر خونریزیاں کیں اور چل دیے (سلیمان سے پہلے بنو امیہ کے مشہور ظالم حجاج نے جو کچھ کیا تھا اور اس کے علاوہ بھی چند واقعات کی طرف اشارہ ہے) کاش میں جانتا کہ (مرنے کے بعد) انہوں نے کیا کہا اور ان سے کیا کہا گیا۔

ابوحازم اس کے بعد خاموش ہوگئے۔ امراء دربار میں سے ایک شخص نے کہا بولا کہ "یہ کیا بیہودہ گفتگو کر رہے ہو۔"

ابوحازم بولے کہ جھوٹ بولتا ہے (یعنی یہ گفتگو بیہودہ نہیں ہے) اے شخص، اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے کہ حق کو خوب کھول کھول کر ظاہر کریں اور اسے کسی طرح نہ چھپائیں۔

اس کے بعد سلیمان بولا، حازم! آخر بتاؤ صلاح و نیکی پیدا کرنے کے کیا طریقے ہیں؟

ابوحازم: تکلف چھوڑ، وقار کے ساتھ رہ اور مروّت کر۔

سلیمان: اس کے (یعنی خراج کے) حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ابوحازم: حق کے ساتھ لے اور مستحقین پر خرچ کر۔

سلیمان: ابوحازم! تم میرے ساتھ رہو، مجھے تم سے فائدہ پہنچے گا اور تمہیں مجھ سے۔

ابوحازم: میں اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

سلیمان: آخر کیوں؟

ابوحازم: میں اس سے ڈرتا ہوں کہ میں تیری طرف کچھ مائل نہ ہو جاؤں۔ اس کے بعد خدا مجھے زندگی اور موت میں دگنے عذاب چکھائے۔

سلیمان: اچھا تو پھر کوئی نصیحت کرو۔

ابوحازم: اس سے ڈر کہ خدا نے جن معاملات سے منع کیا ہے وہاں تجھے وہ دیکھ پائے جہاں رہنے کا حکم دیا ہے وہاں تجھے ڈھونڈ نہ جائے۔ (یعنی ان مقاموں سے غائب ہونے کی صورت میں تلاش ہوتی ہے)

سلیمان: ابوحازم! میری بہتری کی دعا کرو۔

ابوحازم: اے خدا! اگر سلیمان تیرا دوست ہے تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کی بشارت دے! اور اگر تیرا دشمن ہے تو اس کی پیشانی کا بال پکڑ کر اسے بھلائی کی طرف کھینچ لے۔

سلیمان: کچھ اور نصیحت کرو۔

ابوحازم: میں مختصراً بیان کر چکا، اگر تم خدا کے دوست ہو کافی ہے اور اگر اس کے دشمن ہو تو پھر وعظ کا کیا حاصل، جو تیر بغیر نشانہ کے چلایا جائے گا، اس سے کس چیز کی امید کی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد سلیمان نے آواز دی کہ اے غلام تو اشرفیاں لانا اور ہاتھ میں لے کر ابوحازم کی طرف بڑھا کر بولا:

سلیمان: ابوحازم اسے لے لو۔

ابوحازم: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ میری باتوں کا بدلہ نہ ہو۔ موسیٰ جب فرعون سے بھاگ کر جاتے ہیں اور مدین کی باؤلی پر پہنچتے ہیں تو انہوں نے دیکھا کہ دو لڑکیاں اپنے ڈنگروں کو لئے الگ کھڑی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ لڑکیوں نے کہا ہم پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ تمام چرواہے نہ پلالیں، ہمارا باپ بوڑھا اور مسن ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر ان کے ڈنگروں کو پانی پلا دیا اور اس کے بعد ایک درخت کے سایہ تلے جا کر بیٹھ گئے اور بولے، رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ اے پروردگار! تیری نازل کی ہوئی بھلائیوں کا میں محتاج ہوں۔

تو دیکھو انہوں نے اس کام کو چونکہ محض اللہ کے لئے کیا تھا اس لئے اس پر اجرت طلب کیا، ادھر جب وہ لڑکیاں گھر پہنچیں تو ان کے باپ نے کہا کہ تم اسقدر جلد کس طرح آگئیں؟

لڑکیوں نے کہا کہ ایک بیچارہ نیک آدمی آگیا تھا۔ اس نے ہمارے جانوروں کو پانی پلا دیا۔

بزرگ نے پوچھا کہ وہ اور کیا کہتا تھا۔

لڑکیوں نے کہا کہ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر کہہ رہا تھا

بزرگ نے کہا کہ یقیناً وہ بیچارہ بھوکا معلوم ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی ابھی جائے اور اس سے جا کر کہے کہ میرا باپ تم کو اس لئے بلا رہا ہے کہ پانی پلانے کا اجر دے۔

حسبِ حکم ایک لڑکی آئی اور اس نے کہا کہ ابا تمہیں پانی پلانے کی مزدوری دینے کے لئے بلاتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے یہ سُن کر ایک چیخ ماری اور میدان میں اپنے کو ڈال دیا۔ اس کے بعد اٹھے اور لڑکی کے پیچھے پیچھے چلے جب دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کھانا رکھا ہوا ہے۔ بزرگ جن کا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا بولے کہ:

ہاں اے جوان شروع کر دو"

موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔

شعیب علیہ السلام نے کہا کیوں؟

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اس ایک گھرانے کا آدمی ہوں جو اپنے دین کو زمین کے برابر چاندی سونے سے بھی نہیں بیچ سکتے!!!

شعیب علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے (یعنی میں تمہیں مزدوری نہیں دیتا ہوں) بلکہ یہ تو ہماری اور ہمارے باپ دادا کی قدیم عادت ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر بیٹھ گئے اور کھانے میں مصروف ہو گئے

بہرحال اے سلیمان! اگرچہ اشرفیاں ان باتوں کا بدلہ ہیں جو تو نے مجھ سے سنی ہیں تو میں اپنے لئے مردار اور خون کھا لینے کو وقت ضرورت کے جائز سمجھتا ہوں، لیکن ان اشرفیوں کو کبھی جائز نہیں سمجھتا۔

سلیمان کو ابو حازم کی باتیں پسند آئیں خادموں میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ امیر المؤمنین کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ساری دنیا ابو حازم کی مانند ہو جائے۔

امام زہریؒ اس مجلس میں تھے — انہوں نے کہا کہ یہ ایسے آدمی ہیں کہ میں ان کا ہمسایہ ہوں اور تیس برس سے ان کے جوار میں رہتا ہوں، لیکن میں نے تو ان سے کبھی بھی بات نہ کی۔

اس پر ابو حازم نے کہا کہ تم نے خدا کو بھلایا، اس لئے مجھے بھی بھول گئے۔ اگر تم خدا کو دوست رکھتے تو پھر مجھے بھی دوست رکھتے۔

امام زہریؒ نے کہا کیا تم مجھے بُرا کہتے ہو؟

سلیمان نے زہریؒ کے اس جواب پر جواب دیا کہ انہوں نے کیا بُرا کہا، کیا ہمسایہ پر ہمسایہ کا حق نہیں ہے، پھر جو تم ان سے نہیں بولتے، یہ کس کا قصور ہے؟

ابو حازم نے اس کے بعد یہ تقریر شروع کی کہ بنی اسرائیل جب سیدھے راستے پر تھے تو اس وقت امراء علماء کے محتاج تھے اور علماء ان سے ملنے جلنے میں بخل کرتے تھے۔ اس کے بعد امراء علماء سے بے نیاز ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم معصیت و تمرد پر جم گئی اور دُنیا میں مشغول ہو گئی، آخر میں اُلٹ گئی۔ کاش اگر ہمارے علماء بھی اپنے علم کی عزت کی حفاظت کرتے تو امراء ان سے ڈرتے خوف کرتے۔

زہری یہ سُنکر بولے گویا تم ہماری طرف اشارہ کر رہے ہو اور یہ مجھ پر تعریض ہے۔

ابو حازم نے کہا بس بات وہی ہے جو تم نے سُنی۔

اس مکالمہ میں حضرت ابو حازمؒ کی دینی جرأت کا جسقدر پتہ چلتا ہے اس سے زیادہ سلیمانؒ کی رواداری قابل غور ہے۔ ایک متقی عالم کی یہی شان ہونی چاہیئے جسکا نظارہ ابو حازم کی گفتگو میں نظر آتا ہے لیکن بادشاہوں سے یہ بالکل بعید ہے کہ وہ اپنے متعلق ایسی باتیں سنیں اور پھر ناصح کی قدر و عزت کریں۔ ہمارے نزدیک اس مکالمہ سے زیادہ عبرت امراء وقت اور سلاطین عصر کو لینا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ آج ابو حازم کے ایسے علماء نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ آج سلیمان جیسا کوئی رئیس بھی نہیں۔ ہر شخص دوسرے پر نکتہ چینی کرتا ہے لیکن اپنی اصلاح کا خواہاں کوئی نظر نہیں آتا۔

بقیہ: شہر شہر سے

پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ جائیں گے۔

اجلاس میں ایک رابطہ کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو جماعتی حلقوں میں کام کی رفتار کا جائزہ لے گی علاقہ میں جماعتی کام کو وسعت دے گی اور جماعتی حلقوں کے مسائل سے ضلعی جمعیت کو آگاہ کرے گی۔ نیز اس کمیٹی کے ذمہ جماعتی ارکان کے باہمی تنازعات کو ختم کرنا بھی ہوگا۔

رابطہ کمیٹی کے لیے مندرجہ ذیل افراد منتخب کئے گئے:

۱۔ ڈاکٹر حافظ عبد الباسط مرزا ناظم عمومی کراچی ضلع مشرقی

۲۔ ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ناظم عمومی شاہ فیصل زون

۳۔ جناب انصار الاسلام قریشی ایڈوکیٹ

۴۔ جناب صوبیدار گل عنایت شاہ خٹک

اجلاس میں تین قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں:

پہلی قرارداد میں نظام العلماء پاکستان کے مرکزی قائدین حضرت درخواستی مدظلہ اور حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

دوسری قرارداد میں ایم آر ڈی سے متعلق مرکزی قیادت کے فیصلے پر اظہار اطمینان کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں ملک میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت غنڈہ گردی اور ڈاکہ زنی کی وارداتوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو
فروغ دیں۔ (ادارہ)

مقصود طلب کرے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ حلال کھانے میں بڑی برکت ہے اور واقعی اس کی خاص تاثیر ہے اور ایسا مال کھانے سے نیکی کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ امام بخاریؒ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں یعنی ان کے حلال اور حرام ہونے میں شبہ ہے۔ بعضے اعتبار سے ان کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعضے اعتبار سے ان کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے اور کم ہیں ایسے لوگ جو ان کو جانتے ہیں اور وہ بڑے بڑے عالم متقی ہیں جو اپنے علم پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے پرہیز کیا ہے شبہ کی چیزوں سے اس نے بچا لیا ہے اپنے دین کو، یعنی عذاب دوزخ سے پناہ مل گئی اور اپنی آبرو بچالی، اس لئے کہ خلاف شرع شخصوں کو لوگ طعن دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ دین و دنیا کی بے عزتی سے بچنا ہر ذی عقل پر ضروری ہے اور جو شخص واقع ہوا شبہ کی چیزوں میں وہ واقع ہوگا حرام میں یعنی جو شخص شبہ کی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا وہ رفتہ رفتہ صریح حرام باتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جہاں نفس کو ذرا گنجائش دی گئی وہ رفتہ رفتہ اسقدر خرابی برپا کر دیتا ہے کہ خدا کی پناہ ہلاک ہی کر دیتا ہے۔ سو جو شخص مال کے لینے میں احتیاط نہ کرے جو ملے قبول کرے کسی شبہ کی پرواہ ہی نہ کرے وہ عنقریب حرام کھانے لگے گا۔ نفس کو ہمیشہ شریعت کا قیدی بنا کر رکھنا چاہیئے کبھی آزادی نہ دے اور گو ایسے شبہ کا مال کھانا جس کا یہ حال معلوم نہ ہو کہ اس میں کتنا حلال ملا ہے اور کتنا حرام، جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور رفتہ رفتہ شبہ سے صریح حرام میں مبتلا ہونے کا سخت اندیشہ ہے لہٰذا چاہیئے کہ شبہ کی باتوں سے بھی بچے۔ اصل مقصود اور محبت کی بات یہی ہے مثل اس چرواہے کے جو چراتا ہے اس چراگاہ کے گرد جس کو بادشاہ نے اپنے جانور چرانے کے لئے خاص کر لیا ہے قریب ہے یہ کہ چرا دے اس چراگاہ میں یعنی جو ایسی چراگاہ کے گرد چراتا ہے وہ عنقریب خاص چراگاہ میں چرانے لگے گا۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ جس کی حفاظت کی گئی ہے اس کے محارم ہیں یعنی جن چیزوں کو اس نے حرام فرما دیا ہے تو جو شخص ان حرام چیزوں میں واقع ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی خیانت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ بادشاہ کی خیانت کرنا بغاوت ہے اور حق تعالیٰ شانہ کیونکہ اعلیٰ درجے کے بادشاہ ہیں لہٰذا ان کی خیانت اعلیٰ درجہ کی بغاوت ہے جس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ آگاہ رہو کہ انسان کے بدن میں ایک بوٹی ہے جبکہ وہ درست ہو گی اور اس میں باطنی یا ظاہری خرابی نہ پیدا ہو گی کل بدن درست ہوگا اور جب کہ وہ فاسد اور خراب ہو گی تو سارا بدن خراب ہوگا۔ آگاہ رہو کہ وہ بوٹی دل ہے یعنی دل سلطان البدن ہے۔ قلب کی درستی سے تمام اعضا کی درستی ہے اور قلب کی درستی موقوف ہے اطاعت الٰہی پر۔ گناہ کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ نیکیوں کا وجود موقوف ہے قلب کی درستی پر اور صفائی پر اور قلب کی صفائی میں خاص دخل ہے اکل حلال کو، پس اس سے اکل حلال کا اہتمام معلوم ہوا۔

۸۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں وہ گوشت نہیں جا سکتا جو حرام سے بڑھا ہے اس کے لئے تو آگ ہی مناسب ہے۔ (بخاری)

۹۔ حضرت رفاعہؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تاجر لوگ فاجروں، گنہگاروں کی صف میں ہوں گے بجز اس شخص کے جو اللہ سے ڈرے اور نیکی کا معاملہ کرے اور سچ بولے۔ (مستدرک حاکم)

۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی دس درہم کا کپڑا خریدے اور ایک درہم بھی اس میں حرام ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے اس کی کوئی نماز مقبول نہیں۔ (مسند احمد)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نماز میں نقصان واقع ہوگا اور اس کو پورا پورا ثواب نہیں ملے گا البتہ فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

۱۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ جسم جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو۔ (بیہقی)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب مدظلہ العالی "فضائل تجارت ص ۹۳" میں لکھتے ہیں "کہ علماء نے کہا ہے کہ اس باب میں (حرام کھانے میں) ٹیکس لینے والا، خیانت کرنے والا، چور، ڈاکو، سود لینے والا، دینے والا، یتیم کا مال کھانے والا، جھوٹی گواہی دینے والا اور کسی کی چیز مانگے پر لے کر انکار کر دینے والا، رشوت لینے والا، ناپ تول میں کمی کرنے والا اور عیب دار چیز کے عیب کو چھپا کر بیچنے والا جوا کھیلنے والا، جادوگر، نجومی، تصویر بنانے والا۔ زانیہ عورت، اجرت پر رونے والی عورت اور وہ دلال جو بائع کی اجازت کے بغیر اپنی اجرت لے اور خریدنے والے کو زائد دام بتائے اور آزاد شخص کو بیچ کر کھانے والا، یہ سب بھی حرام کھانے والوں کی فہرست میں داخل ہیں۔

پنجاب کی تاریخی اور عظیم دینی درسگاہ

دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین اڈہ پھلور ضلع فیصل آباد

قیام اپریل ۱۹۴۰ء ۔ ملحق تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدرسہ عرصہ چالیس سال سے عقیدہ اہلسنت والجماعت کے مطابق تدریسی ۔ تبلیغی ۔ اصلاحی تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے ۔ سینکڑوں طلبہ علوم نبویہ سے فیض یاب ہوکر ملک ، اور بیرون ملک دین حقہ کی تبلیغ میں مصروف ہیں ۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ علم تفسیر ۔ علم کلام ۔ فلسفہ ۔ منطق ۔ فقہ اصول فقہ ۔ صرف و نحو ۔ اصول حدیث اور دورہ حدیث تک کے شعبہ جات قائم ہیں ۔ مدرسہ میں ملک کے تمام حصوں کے طلبہ زیر تعلیم ہیں ۔ اسوقت تقریباً ڈیڑھ صد طلبہ بیرونی مقیم ہیں جنکی رہائش و خوراک و دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے ۔ گیارہ محنتی قابل مستند اساتذہ کرام پوری توجہ سے طلبہ کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت اخلاق و عادات کردار کی طرف بھی خصوصی خیال رکھتے ہیں ۔ شعبہ دورہ حدیث میں شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد فاضل دارالعلوم صدر مدرس اپنے مخصوص انداز میں پڑھاتے ہیں اور مولانا عبدالرحمٰن ، مولانا سراج احمد صاحب بھی شعبہ دورہ حدیث کے اساتذہ ہیں ۔ مدرسہ کا اہتمام ۔ حاجی عبدالواحد صاحب ، حضرت مولانا عبدالغنی صاحب ۔ مولانا عبدالرشید صاحب کے سپرد ہے جو پوری محنت کوشش اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔

داخلہ جدید : مدرسہ کا داخلہ جدید یکم شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا ۔ وقت پر رجوع کریں ۔

اپیل : مخیر حضرات مدرسہ کی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

شعبہ نشرو اشاعت ، **دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ، چک ۲۵۶ ع ب پھلور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد**

علاقہ کمالیہ کی سب سے پہلی دینی درسگاہ

مدرسہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) جامع مسجد نیم والی

زیر سرپرستی : شیخ العصر حضرت اقدس مولانا عبدالعزیز صاحب ○ چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی

مدرسہ عرصہ تیس سال سے تعلیم قرآن کی خدمت لائق حسن انجام دے رہا ہے ● مسلک اہل سنت والجماعت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پابند ہے ● سینکڑوں طلباء وطالبات حفظ قرآن پاک سے فیضیاب ہوکر علاقہ و بیرون علاقہ تعلیم قرآن میں مصروف ہیں ● درجہ حفظ و ناظرہ نیز اردو و دینیات ہر چہار حصہ تعلیم الاسلام و بہشتی زیور کا [illegible] انتظام ہے ● تین صد طلباء وطالبات سات اساتذہ کرام کی نگرانی میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ● بیرونی طلباء بھی قیام پذیر ہیں جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے

اپیل : عطیات صدقات زکوٰۃ ، چرم قربانی سے اپنے اس دینی ادارہ کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الداعی : پیرجی عبدالحکیم ابن پیرجی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن ○ جامع مسجد نیم والی ○ کمالیہ ضلع فیصل آباد

محمد واجد علی
درجہ تخصص دارالعلوم کراچی

مال حلال کی برکات
اور حرام کی نحوست

حرام سے بچنے اور حلال کے حاصل کرنے کے لیئے قرآن کریم نے مختلف مقامات میں مختلف عنوانات سے تاکیدیں فرمائی ہیں۔ ایک آیت میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان کے اعمال و اخلاق میں بہت بڑا دخل حلال کھانے کو ہے۔ اگر اس کا کھانا پینا حلال نہیں تو اس سے اخلاق حمیدہ اور اعمال صالحہ کا صدور مشکل ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

۱۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم۔

(ترجمہ) یعنی اے گروہ انبیاء حلال اور پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے اعمال کی حقیقت سے واقف ہوں۔

اس آیت میں حلال کھانے کے ساتھ عمل صالح کا حکم فرما کر اشارہ کر دیا ہے کہ اعمال صالحہ کا صدور جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ انسان کا کھانا پینا حلال ہو۔

۲۔ یا ایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین۔

(ترجمہ) یعنی اے لوگو کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے جو چیزیں حلال اور ستھری ہیں اور شیطان کے قدم پر مت چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

۳۔ فکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔

(ترجمہ) کھاؤ جو روزی دی تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور پاک اور شکر کرو اللہ کے احسان کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

۴۔ فجعلنا النھار معاشا

(ترجمہ) اور ہم نے دن کو کمائی کرنے کے لیئے بنایا ہے۔

۵۔ وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ

(ترجمہ) اور کتنے اور لوگ پھریں گے ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈنے کے لیئے۔

۶۔ ولقد مکنٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا ما تشکرون

(ترجمہ) اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور مقرر کر دیں اس میں تمہارے لئے روزیاں تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

۷۔ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔

(ترجمہ) پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ تعالیٰ کا۔

۸۔ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم

(ترجمہ) یعنی اے ایمان دار لوگو تم اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔

اس ارشاد کی تعمیل اسی وقت ہو سکتی ہے کہ انسان کسب حلال میں مشغول ہو کر اپنی ضروریات و صدقات و خیرات کے لیئے مال حاصل کرے۔

۹۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ

وہ مرد کہ غافل نہیں ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے۔

اس آیت میں مؤمنین صالحین کی یہ صفت بیان کی ہے کہ ان کو تجارت اور بیع کا مشغلہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتا۔ لفظ تجارت میں کیونکہ بیع بھی داخل ہے، اس لئے بعض مفسرین نے مقابلہ کی وجہ سے اس جگہ تجارت سے مراد خریداری اور بیع سے مراد فروخت کرنا لیا ہے اور بعض نے تجارت کو اپنے مفہوم عام میں رکھا ہے

یعنی لین دین خرید و فروخت کے معاملات پھر بیع کو الگ کرکے بیان کرنے کی حکمت یہ بتلائی ہے کہ معاملات تجارت تو ایک وسیع مفہوم ہے جس کے فوائد و منافع کبھی مدتوں میں وصول ہوتے ہیں اور کسی چیز کو فروخت کر دینے اور قیمت مع نفع کے نقد وصول کر لینے کا فائدہ فوری اور نقد ہے۔ اس کو خصوصیت سے اس لئے ذکر فرمایا کہ اللہ کے ذکر اور نماز کے مقابلہ میں وہ کسی بڑے سے بڑے دنیوی فائدہ کا بھی خیال نہیں کرتے۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارت کرنے والا سچا گفتگو میں اور برتاؤ میں پورا امانت دار، قیامت میں انبیاء اور صدیقین اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

یعنی جو بڑے بڑے خدا کے ولی ہیں اور جنہوں نے ہر قول اور ہر فعل میں اعلیٰ درجہ کی سچائی اختیار کی ہے اور اللہ رب العزت کی نہایت اعلیٰ درجہ کی اطاعت کی ہے شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ یعنی ایسے تاجر کو جس کی یہ صفتیں ہوں جو بیان کی گئیں قیامت کے روز حضرات شہداء رحمہم اللہ تعالیٰ کی ہمراہی اور دوزخ سے نجات میسر ہوگی۔ اور ساتھ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ ان حضرات کے برابر رتبہ مل جائے گا بلکہ ایک خاص قسم کی بزرگی مراد ہے جو بڑوں کے ساتھ رہنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی بزرگ کی دنیا میں دعوت کرے اور ان کے ہمراہ ان کے خادموں کی بھی ضیافت کرے تو ظاہر ہے ان بزرگ کے کھانا کھانے کی جگہ اور ان خدام کے کھانا کھانے کی جگہ نیز کھانا ایک ہی ہوگا لیکن جو درجہ ان لوگوں کے نزدیک ان بزرگ کا ہوگا وہ خادموں کا نہیں۔ مگر ہمراہی کا شرف دعوت نیز کھانے اور مکان میں شرکت کا میسر آنا ایک بہت بڑا کمال تھے جو خادموں کو حاصل ہوا۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال مال کا طلب کرنا فرض ہے فرض کے بعد (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ حلال مال کا حاصل کرنا فرض ہے اور فرضوں کے بعد یعنی ان فرضوں کے بعد جو ارکانِ اسلام ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ

۳۔ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس کے لئے جس کی کمائی پاک ہو۔ (طبرانی)

۴۔ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا اور اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

۵ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنی پشت پر لکڑیاں لاد کر اس کو بیچ کر کھائے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے پھر وہ دے یا نہ دے۔ (مسلم)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے یعنی کمالات کے ساتھ موصوف اور تمام عیبوں سے پاک ہے۔ نہیں قبول کرتا مگر طیب کو۔

یعنی اللہ تعالےٰ طیب مال یعنی حلال مال قبول فرماتا ہے۔ حرام مال وہاں مقبول نہیں بلکہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حرام مال خیرات کرکے ثواب کی امید رکھنا کفر ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ نے حکم کیا مؤمنوں کو اس چیز کا جس کا حکم فرمایا مرسلین یعنی رسولوں کو۔ پس فرمایا اے رسولو! کھاؤ پاک چیزیں یعنی حلال اور عمل کرو اچھے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پھر ذکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا جو لمبا سفر کرتا ہے حج کرنے علم طلب کرنے وغیرہ کو اس حال میں کہ پراگندہ حال اور گرد آلودہ ہوتا ہے سفر کی مشقت سے اور ہاتھ بڑھاتا ہے آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار یعنی اللہ پاک سے بار بار سوال کرتا ہے کہ رحم فرما کر مقصود عطا کرے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا لباس حرام ہے یعنی خورد و نوش اور لباس مال حرام سے حاصل کرتا ہے اور پالا گیا مال حرام سے یعنی مال حرام سے گزر کرتا ہے اسی سے پرورش پاتا ہے۔ (مسلم)

ہاں جس کو والدین نے نابالغی کی حالت میں مال حرام سے پرورش کیا ہو اور بالغ ہو کر اس نے حلال مال تلاش کیا اور اس کو اپنی خورد و نوش اور لباس میں صرف کیا تو وہ شخص اس حکم سے خارج ہے۔ نابالغ ہونے کی حالت کا گناہ فقط والدین پر ہے۔ پس کیونکر قبول کی جائے گی وہ دعا اس کے لئے، یعنی باوجود اتنی مشقتوں کے مال حرام کے استعمال کی وجہ سے ہرگز دعا مقبول نہ ہوگی؛ اور اگر کبھی مقصود حاصل بھی ہو گیا تو وہ دعا کے سبب سے نہیں بلکہ اس کا حاصل ہونا تقدیر الہٰی کی وجہ سے ہے جیسے کہ کافروں کے مقصود پورے ہو جاتے ہیں اور دعا کے مقبول ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالےٰ بندہ پر نظر رحمت فرمائیں اور اس رحمت کی وجہ سے اس کا مطلوب عطا فرمائیں اور اس طلب پر ثواب عنایت ہو سو یہ بات اس کو میسر ہوتی ہے جو شریعت کا پابند ہے اور اللہ پاک سے

شہر شہر سے — ترتیب: [illegible]

افطاری کی تقریبات کا اہتمام کر کے زیادہ سے زیادہ ساتھیوں تک اپنا پروگرام پہنچائیں

رمضان المبارک اللہ کی رحمتوں کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ قرآن کی سالگرہ ہے ہمیں چاہیئے کہ رمضان المبارک کے اوقات کو زیادہ سے زیادہ قیمتی بنائیں۔ تمام ساتھیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ درج ذیل ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

۱۔ کارکن رمضان المبارک کے روزوں کی پابندی کریں۔

۲۔ نماز تراویح اہتمام سے ادا کریں۔

۳۔ رمضان المبارک کی نسبت سے روزہ کے فلسفہ پر مجالس مذاکرہ منعقد کریں۔

۴۔ رمضان المبارک میں اپنے اپنے دفاتر اور مقامی سطح پر درسِ قرآن کے پروگرام رکھیں۔

۵۔ افطاری کی تقریبات کا اہتمام کر کے زیادہ سے زیادہ ساتھیوں تک اپنا پروگرام پہنچائیں۔

۶۔ شب بیداریوں کے پروگرام رکھیں اور اس پروگرام میں کسی عالم کو ضرور شامل کریں۔

۷۔ جماعتی سطح پر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں شبینہ کا اہتمام کریں۔

۸۔ رمضان المبارک میں فارغ اوقات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتی تنظیم کو مضبوط بنائیں اور مرکزی دفتر کو صورتحال سے آگاہ کریں۔

ضلع شکارپور (انتخابات)

سرپرست — حضرت مولانا غلام قادر بہنوار صاحب

صدر — جناب دین محمد قریشی صاحب آف رستم

ناظم عمومی — جناب قاری وزیر الدین شیخ صاحب

نائب صدر — جناب حافظ عبدالرشید کلہوڑہ صاحب

ناظم اطلاعات — جناب عبدالغنی قریشی صاحب

ناظم — جناب شبیر احمد بہنوار صاحب

ناظم مالیات — جناب محمد صالح پہوڑ صاحب

رستم

سرپرست — حضرت مولانا عبدالحق صاحب

صدر — حبیب اللہ مہر صاحب

نائب صدر — عطاء اللہ مجیبہ صاحب

ناظم عمومی — شبیر احمد بہنوار صاحب

ناظم — علی شیر مہر صاحب

〃 اطلاعات — عنایت اللہ مہر صاحب

〃 مالیات — علی نواز مہر صاحب

شکارپور شہر

سرپرست — حضرت مولانا حبیب اللہ چنہ صاحب

صدر — قاری وزیر الدین شیخ صاحب

ناظم عمومی — محمد حیات شیخ صاحب

〃 اطلاعات — علی احمد بربڑہ صاحب

〃 مالیات — سعید احمد شیخ صاحب

میاں گوٹھ

سرپرست — حافظ اللہ بخش بڑہی صاحب

صدر — غلام حیدر بھٹی صاحب

نائب صدر — فریاد علی صاحب

ناظم عمومی — قاری عبدالحق صاحب نانوری

ناظم — طفیل احمد راجپوت صاحب

ناظم اطلاعات — بشیر احمد سومرو صاحب

〃 مالیات — قاری امان اللہ بہنیار صاحب

خانپور

سرپرست — حضرت مولانا سید عبدالغفور شاہ صاحب

صدر و خازن — سید عبدالرزاق شاہ صاحب

ناظم عمومی — تاج محمد ارائیں صاحب

درگاہ جارہ پہوڑ شریف

سرپرست — حضرت مولانا محمد عالم پہوڑ صاحب

صدر — حافظ محمد عثمان سیٹھار صاحب

نائب صدر — غلام رسول بروہی صاحب

ناظم عمومی — محمد صالح پہوڑ صاحب

ناظم — دین محمد جکھرانی صاحب

〃 اطلاعات — اللہ داد نگنبڑ صاحب

〃 مالیات — شرف الدین حفظہ صاحب

حاجی خان کلہوڑہ

صدر — حافظ عبدالرشید کلہوڑہ صاحب

نائب صدر — حافظ غلام سرور بروہی صاحب

ناظم عمومی — عبدالمجید پہوڑ صاحب

ناظم — محمد اکمل بلوچ صاحب

〃 اطلاعات — مفتی دائم الدین پہوڑ صاحب

〃 مالیات — ہادی بخش منگی صاحب

سوہانی شریف

سرپرست — حضرت مولانا محمد یعقوب مہر صاحب

صدر — میاں عبدالحیٔ مہر صاحب

ناظم مالیات — فیض القیوم مہر صاحب

〃 اطلاعات — محمد ہارون مہر صاحب

چک

کنوینر غلام سرور چٹو صاحب

معاونین

۱۔ محمد حنیف قریشی صاحب
۲۔ ذوالفقار علی اٹڑ صاحب
۳۔ عبدالشکور اٹڑ صاحب
۴۔ حافظ عبداللہ مہر صاحب

ملو ھدو گوٹھ

سرپرست، حاجی محبوب احمد مہر صاحب
صدر عبدالجبار مہر صاحب
نائب صدر عبداللطیف مہر صاحب
ناظم عمومی غلام نبی مہر صاحب
ناظم بشیر محمد بلوچ صاحب
" مالیات عبداللہ بردہی صاحب
" اطلاعات حافظ فیض محمد بلوچ صاحب

خانپور

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام حلقہ ترقی تعلیم کالج خانپور کے اہم کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت ضلعی ناظم اطلاعات جناب محمد ایوب ندیم منعقد ہوا جس میں حلقہ کی کنونیئنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر محمد حامد چوہدری
سال دوم آرٹس
نائب صدر محمد اسلم تبسم
سال اول آرٹس
ناظم عمومی محمد رمضان بلوچ
سال دوم آرٹس
ناظم محمد ادریس خان
سال دوم سائنس
ناظم اطلاعات محمد اجمل خلیل
سال دوم سائنس
" مالیات حنیف اللہ کھوکھر
سال دوم آرٹس

حلقہ ترقی کالج کی مجلس شوریٰ کے لئے تمام کلاسوں کے مقرر کردہ کنوینر لئے جائیں گے جس کا باقاعدہ اعلان حلقہ کالج کے صدر محمد حامد چوہدری کریں گے۔ اس موقع پر محمد رمضان بلوچ ناظم عمومی نے اعلان کیا کہ حلقہ کالج کا ہفتہ وار اجتماع اب جمعرات کی بجائے ہر سوموار کو صبح دس بجے ہوا کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ ماہ اکتوبر سے لے کر اب تک چھ ماہ کے عرصے میں حلقہ کالج کے پندرہ عام اجتماع اور پانچ اہم اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

رحیم یار خان

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم جناب ذوالفقار احمد بھٹی نے کمرشیل کالج اور زرعی کالج کا دورہ کیا۔ ان دونوں کالجوں میں جمعیۃ طلبہ اسلام کے یونٹ قائم کئے گئے ہیں اور زرعی کالج میں گلزار احمد بھٹی اور کمرشیل کالج میں مجید احمد کو کنوینر بنایا گیا ہے۔

الہ آباد

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ کے رکن محمد عبداللہ درخواستی اور جمعیۃ طلبہ اسلام خانپور کی مقامی مجلس شوریٰ کے رکن حافظ عبدالواحد نے الہ آباد کا دورہ کیا جہاں انہوں نے محمد نعیم اور عبدالقیوم پر مشتمل ایک کنوینگ کمیٹی بنائی۔

لیاقت پور

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع رحیم لیاقت پور کا ایک اجلاس جامعہ قادریہ میں منعقد ہوا۔ مزید براں خانپور کی تنظیم کے صدر حافظ سمیع اللہ، ضلعی ناظم اطلاعات محمد ایوب ندیم اور جمعیۃ خانپور کی شوریٰ کے رکن حافظ عبدالواحد نے مشترکہ طور پر لیاقت پور کا دورہ کیا۔ جہاں انہوں نے ضلعی نائب صدر عبدالغفار پنوار۔ محمد سعید اللہ۔ جاوید محمود اختر اور دیگر اہم کارکنوں سے ملاقاتیں کیں اور تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا۔

اظہار تعزیت

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام خانپور کے سابق ناظم اطلاعات اور حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے نواسے حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی کی اہلیہ انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مزید براں جمعیۃ طلبہ اسلام ضلع رحیم یار خان کے قائم مقام ناظم اطلاعات جناب محمد ایوب ندیم کی پھوپھی اور جمعیۃ طلبہ اسلام حلقہ انٹر کالج خانپور کے نائب صدر محمد اسلم نسیم کے دادا گذشتہ روز انتقال کر گئے۔

جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی راہنماؤں نے ان حضرات سے اظہار تعزیت کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (ادارہ)

علماء کی سرگرمیاں — ظہیر میر

رمضان المبارک کے دوران اسلامی نظام کی جدوجہد کے لئے تجدید عہد کریں

جماعتی کارکنوں کو حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی تلقین

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے جماعتی کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ رمضان المبارک صبر و مواساۃ کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک میں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم جیسی عظمت نعمت ملی اور اللہ تعالےٰ اس بابرکت مہینہ میں مسلمانوں کو بے شمار رحمتوں سے نوازتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس ماہِ مبارک کے دوران زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اللہ تعالےٰ کی خصوصی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹیں۔

حضرت الامیر نے کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب اور انسانیت کا ابدی دستور ہے جسے اپنے معاشرہ میں عملاً نافذ کرکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دُنیا کے سامنے امن و سلامتی اور خوشحالی کا بے مثال نمونہ پیش کیا اور آج بھی ہم قرآنی نظام کو مکمل طور پر اپنا کر اپنے مسائل اور مشکلات سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ ہمیں رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت و سماعت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے عادلانہ نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے لئے عہد کی تجدید کرنی چاہیئے اور خود کو اس جدوجہد کو آگے بڑھانے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔

حضرت الامیر نے خطباء کرام پر زور دیا ہے کہ وہ جمعۃ المبارک کے خطبات میں عوام کو اسلامی نظام کی افادیت و اہمیت سے آگاہ کریں اور اسلامی قوانین پر عملدرآمد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کریں اور اسلامی قوانین پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے لادین عناصر اسلامی نظام اور اسلامی قوتوں کے خلاف جو زہریلا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اس کا مؤثر طور پر جواب دیں تاکہ عوام صحیح صورتحال سے آگاہ ہوسکیں۔

حضرت درخواستی نے کہا کہ چند اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد ان پر مؤثر عملدرآمد نہ ہونے کے باعث اسلامی نظام کا کیس کمزور ہورہا ہے اور اسلام دشمن عناصر عوام کے ذہنوں میں اسلامی نظام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے گروہی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلامی نظام کے مؤثر نفاذ اور لادین عناصر کے مقابلے کے لئے متحد ہوجائیں اور اپنی صفوں میں یکجہتی اور اتحاد کے رجحانات کو فروغ دیں۔

موجودہ حالات میں سیاسی راہنماؤں کی کانفرنس کا کوئی جواز نہیں

مولانا عبیداللہ انور

نظام العلماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عبیداللہ انور نے بعض سیاسی راہنماؤں کی اس تجویز پر کہ حکومت قومی مسائل پر غور کرنے کے لئے سیاستدانوں کی کانفرنس طلب کرے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال میں جبکہ سیاسی جماعتوں اور سرگرمیوں پر پابندی ہے اور اظہار رائے پر قدغنیں ہیں سیاسی راہنماؤں کی کانفرنس کا کوئی قانونی و اخلاقی جواز نہیں ہے۔ اس لئے اگر حکومت قومی معاملات میں سیاستدانوں کو اعتماد میں لینا چاہتی ہے تو اس کے لئے سیاسی جماعتوں کی بحالی اور اظہار رائے پر عائد پابندیوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر نظام العلماء پاکستان کسی کانفرنس میں شریک نہیں ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ مختلف کالعدم سیاسی جماعتوں کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے ہیں نظام العلماء پاکستان کی ہائی کمان ان پر پوری طرح نظر رکھے ہوئے ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب تک ہونے والے سیاسی مذاکرات اور گٹھ جوڑ اقتدار کے تحفظ یا حصول کے مقصد کے گرد گھومتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم دائیں یا بائیں بازو کے کسی اتحاد میں شریک نہیں ہوں گے۔ ہمارا مقصد کسی کے اقتدار کے لئے بیساکھی یا زینہ بننا نہیں بلکہ اسلامی نظام کا مکمل نفاذ ہے اور اس مقصد کے لئے ہم اپنے پلیٹ فارم سے جدوجہد جاری رکھیں گے۔

مولانا عبیداللہ انور نے جماعتی کارکنوں

پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی جماعت کی تنظیم اور استحکام کی طرف توجہ دیں اور اسلامی نظام کے نفاذ کے ساتھ ساتھ عوامی حقوق کی بحالی کے لئے جدوجہد کرتے رہیں۔

اتباعِ سنّت کا جذبہ بیدار کرنے کی ضرورت ہے

گوجرانوالہ میں مولانا محمد اجمل خان کا خطاب

نظام العلماء پاکستان کے مرکزی راہنما خطیبِ اسلام مولانا محمد اجمل خان نے جامع مسجد عثمانیہ گرجاکھ گوجرانوالہ میں جماعت مبلغین اہلسنت کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج کے دور کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ مسلمانوں میں عقیدہ توحید پر پختگی اور اتباعِ سنّت کا جذبہ بیدار کیا جائے کیونکہ ان دو بنیادی مقاصد کے حصول کے بغیر ہم اپنے ایمان اور عمل کو درست نہیں کر سکتے۔

جلسہ کی صدارت گوجرانوالہ سنی گارڈز حلقہ گرجاکھ کے سالار پہلوان محمد حنیف نے کی اس سے مولانا محمد اجمل خان کے علاوہ مولانا زاہد الراشدی، علامہ عبدالغفور بٹ، مولانا محمد نواز بلوچ، اور مولانا محمد ریاض گجراتی نے بھی خطاب کیا۔

مقررین نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اسلامی تعلیمات اور اکابر کے کارناموں کا مطالعہ کریں تاکہ ان پر واضح ہو کہ ان کے اسلاف اور اکابر نے کتنی مشقتیں برداشت کر کے دینِ حق کی یہ دولت ہم تک پہنچائی ہے۔

مولانا چنیوٹی کا غیر ملکی دورہ

مجاہدینِ احرار پاکستان کے صدر اور نظام العلماء پاکستان کے راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی متحدہ عرب امارات کے دورہ پر دوبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ مختلف ریاستوں میں تبلیغی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ وہاں مقیم پاکستانیوں سے ملاقاتیں کریں گے اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں تبلیغی صورتحال کا جائزہ لیں گے۔

مداحِ صحابہ رضؓ

خان محمد کمتر مرحوم کی سوانح

احباب خصوصی توجہ فرمائیں

شاعر اہلسنت مداح صحابہ کرام رضؓ جناب خان محمد کمتر مرحوم کی دینی خدمات سے اہلِ حق بخوبی آگاہ ہیں۔ مرحوم نے ایک عرصہ تک عوامی اجتماعات میں توحید و سنت اور مدح صحابہ رضؓ کے ترانے گائے اور اپنے پُرسوز کلام سے اہلِ سنت پاکستان کے دلوں میں عشقِ صحابہ کی جوت جگائی۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ جناب صوفی اللہ دسایا صاحب مکتبہ اہلسنت کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ کمتر مرحوم کے دیوان اور سوانح کی اشاعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔

صوفی صاحب نے ملک بھر میں جماعتی احباب سے اپیل کی ہے کہ کمتر مرحوم کے بارے میں یادداشتیں اور معلومات جن حضرات کے پاس بھی ہوں وہ انہیں مہیا کریں تاکہ سوانح کی ترتیب و اشاعت کا کام جلد مکمل ہو سکے۔

(ادارہ)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رشد و ہدایت کا مینار تھے

پنڈی بھٹیاں میں جلسہ سے علماء کا خطاب

انجمن اصلاح المسلمین پنڈی بھٹیاں کے زیرِ اہتمام شاہی جامع مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس سے مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالحمید فاروقی اور بابو محمد اسحٰق نے عوام سے خطاب کیا۔ مقررین نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ اور کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے صدیق اکبر رضؓ کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا اور کہا کہ صدیق اکبر رضؓ رشد و ہدایت اور عدل و انصاف کا مینار تھے، جن سے روشنی اور راہنمائی حاصل کر کے آج بھی انسانی معاشرہ امن و خوشحالی کی منزل سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

کراچی شرقی میں رابطہ کمیٹی کا قیام

نظام العلماء کراچی شرقی کی ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۲۶ جون شاہ فیصل کالونی میں جناب حافظ محمد اصغر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

قاری عطاء اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد جناب ڈاکٹر حافظ عبدالباسط مرزا ناظم عمومی نظام العلماء کراچی ایسٹ نے اجلاس کی غرض و غایت اور ایجنڈے پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے جماعت کے حلقوں میں پھیلی ہوئی بے چینی، بدنظمی اور باہمی اختلافات کو جماعت کے لیے عظیم نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ نے حالات کا نہایت نظم و ضبط سے مقابلہ نہ کیا تو آپ کے مخالف ... کو

ترجمان اسلام کے بقایاجات کی وصولی کے لئے

مولانا اکبر سلیمانی کا دورہ

نظام العلماء پاکستان کے مرکزی دفتر کے ناظم مولانا غلام اکبر سلیمانی رمضان المبارک کے دوران ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے بقایاجات کی وصولی کے لئے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایجنٹ حضرات اور جماعتی احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مولانا موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تاکہ آپکا یہ جماعتی ارگن مالی بحران سے نجات حاصل کر کے نظام العلماء پاکستان کی زیادہ بہتر طور پر خدمت کر سکے۔

منجانب

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی امیر

(مولانا) عبیداللہ انور ناظم عمومی

(مولانا) فضل الرحمٰن ناظم اول

نظام العلماء پاکستان

اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کیلئے
طلباء کے قلوب میں
صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کیلئے
اور جماعتی سرگرمیوں
کے جائزہ کے لئے

ہمدم

کا مطالعہ ضروری ہے جو کہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

رابطہ کے لئے

انچارج ہمدم، دفتر جمعیۃ طلبہ اسلام
۴۔ بی، شاہ عالم مارکیٹ
لاہور

نظام العلماء پاکستان
کے مرکزی مبلغ

مولانا محمد منظور الحق حقانی

کوئٹہ ڈویژن کے دورہ پر ہیں۔ جماعتی احباب ان سے نظام العلماء پاکستان کے مرکزی بیت المال اور ترجمان اسلام کے بقایاجات کی وصولی اور اشاعت کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کریں۔ (ادارہ)

بقیہ: **اداریہ**

اشتراک کی کڑیاں تلاش کی جا سکیں سوال یہ ہے کہ کیا ان حالات میں تجدید تعلقات کے عنوان سے امریکہ کے "دوستوں" کی فہرست میں از سر نو شمولیت پاکستان کے لئے نفع کا سودا ہوگی؟

(جاری ہے)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا

جدید داخلہ

مدرسہ کے نئے سال کا آغاز نئے عزائم کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جدید داخلہ ۵ سے ۲۰ شوال المکرم تک جاری رہے گا۔ مدرسہ میں ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف اور درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید القرآن کے علاوہ مڈل تک علوم عصریہ کی تعلیم کا بھی معقول انتظام ہے۔ عربی پڑھنے والے طلبہ کو معقول وظائف دیئے جائیں گے۔ خواہشمند طلبہ فوری رابطہ قائم کریں۔

محمد قاسم قاسمی، مہتمم مدرسہ ہذا

فقیروالی
ضلع بہاولنگر